وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

الحمد للہ کہ درین زمان برکت اقتران در حالات سرور عالم و عالمیان

رسالہ مبارکہ نافعہ جامعہ

الذکر المیمون

ترجمہ

سرور المحزون

کہ مؤلفہ زبدۃ الابرار شاہ ولی اللہ دہلوی بود و ترجمہ بندہ ناچیز عاشق الٰہی (عفی عنہ)

باضافہ بعض معجزات از احادیث معتبرہ

فتح پرنٹنگ ورکس دہلی میں لالہ دھرم داس گپتا کے اہتمام سے چھپا

قیمت ۲/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہمارے پیغمبر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ابن قصی ابن کلاب ابن مرہ ابن کعب ابن لوی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان۔ یہان تک آنحضرت کا نسب متفق علیہ ہے اور اسکے اوپر حضرت آدم علیہ السلام تک سلسلہ کے نامون مین بہت اختلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ ہین بنت وہب ابن عبد مناف ابن زہرہ ابن کلاب ابن مرہ (یعنی چھٹی پشت کلاب پر آپکا سلسلۂ پدری و مادری ملجاتا ہے)

آپکی پیدائش کا دن ماہ ربیع الاول کا دوشنبہ محقق ہے اور سال وہ تھا جسمین اصحاب فیل کا واقعہ پیش آیا۔ مگر تاریخ ولادت مین اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک دوسری تاریخ تھی بعض کے نزدیک تیسری اور بعض کے نزدیک بارھوین اور انکے علاوہ دوسرے اقوال بھی ہین۔ شب ولادت مین کسریٰ شاہ فارس کے محل کو زلزلہ آیا کہ اسکی آواز لوگون نے سُنی اور اسکے چودہ کنگرے گر گئے۔ (جو علامت تھی کہ اس سلطنت مین تنزل کا وقت آگیا اور چودہ حکمران ہونے پر یہ سلطنت ختم ہو جائیگی) فارس کی آگ (جسکی وہ لوگ پرستش کیا کرتے تھے) بجھ گئی جو ایکہزار برس سے روشن تھی اور (یہ علامت تھی کہ معبودان باطلہ آپکی بدولت نگونسار و معدوم ہونیوالے ہین) اور چشمۂ ساوہ سُوکھ گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا حلیمہ دختر ابی ذویب نے اور حلیمہ ہی کے پاس آپکا شق صدر ہوا کہ سینۂ مبارک کو فرشتون نے شگافتہ کر کے علم و ایمان سے بھر دیا اور جس حصہ مین شیطان اپنا اثر کرتا ہے اسکو نکال دیا۔ نیز آپکو دودھ پلایا ابولہب کی کنیز ثویبہ نے۔ اور پرورش کیا حضرت ام ایمن حبشیہ نے کہ انکا نام برکہ تھا اور وہ آپکو ترکہ پدری مین ملی تھین۔ جب آپ بڑے ہوئے تو انکو آزاد فرمایا اور زید بن حارثہ [illegible] کا نکاح کر دیا تھا۔ آپکے والد عبد اللہ کا انتقال ہو گیا درانحالیکہ آپ بطن مادر مین تھے۔ اور بعض کہتے ہین کہ آپ اسوقت طفل دو ماہہ تھے اور بعض کہتے ہین آپکی عمر اسوقت دو سال چار ماہ کی تھی۔ اور آپکی والدہ کا انتقال ہوا جبکہ آپکی عمر چار سال کی تھی اور بعض کے نزدیک چھ سال کی تب آپکے دادا عبد المطلب آپکی پرورش کے متکفل ہوئے جب آپکی عمر شریف آٹھ سال دو ماہ دس دن کی ہوئی تو عبد المطلب کا انتقال ہو گیا۔ انکے بعد آپکی پرورش کے متکفل آپکے چچا ابو طالب ہوئے۔ اور جب آپکی عمر بارہ سال دو ماہ دس یوم کی ہوئی تو ابو طالب کے ہمراہ آپ بسوئے شام سفر مین روانہ ہوئے۔ جب شہر بُصریٰ پہونچے تو آپکو بحیرا راہب نے دیکھا اور اس علامت سے جسکو وہ پہلے سے جانتا تھا آپکو پہچانا اور کہا کہ یہی پروردگار عالم کے وہ رسول ہین جو دنیا جہان کے لئے رحمت بنکر مبعوث ہونگے۔ کیونکہ اے قافلہ والو جسوقت تم یہان پہونچے ہو تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا جو سجدہ مین نہ گر گیا ہو۔ اور پتھر درخت بجز پیغمبر

کے کسیکو سجدہ نہین کیا کرتے۔ اور یہی علامت اُسکو اپنی کتابون مین دستیاب ہوئی تھی۔ اسکے بعد اسنے ابوطالب سے کہا کہ اگر انکو بسوے شام لیجاؤگے تو یہودی انکو ضرور قتل کر دینگے۔ لہذا ابوطالب وہین سے مکّہ لوٹ آئے۔ اسکے بعد دوسری مرتبہ آپ نے خدیجہ کے غلام میسرہ کے ہمراہ عقد نکاح سے قبل بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا۔ اور جب شام مین داخل ہوئے تو ایک راہب کے صومعہ کے قریب ایک درخت کے سایہ مین قیام فرمایا۔ اس راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے تو بجز پیغمبر کے کسی نے بھی قیام نہین کیا۔ ہو نہو یہ پیغمبر آخر الزمان ہین۔ میسرہ کہا کرتے تھے کہ جب دوپہر ہوتی اور گرمی شدت پکڑتی تو دو۲ فرشتے نازل ہوتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کرلیا کرتے تھے۔ جب آپ اس سفر سے واپس ہوئے تو حضرت خدیجہ بنت خویلد سے آپنے نکاح کیا۔ اسوقت آپکی عمر شریف

نکاح

پچیس۲۵ سال دو۲ ماہ دس۱۰ یوم تھی اور اسکے علاوہ دوسرے اقوال بھی ہین۔ اور جب آپکی عمر شریف پینتیس۳۵ سال کی ہوئی تو تعمیر کعبہ مین شریک ہوئے اور حجر اسود اسکی جگہہ پر اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ جبوقت عمر شریف چالیس۴۰ سال

تعمیر کعبہ

ایک روز کی ہوئی تو حق تعالی انے آپ کو نبوت بخشی اور از راہِ بشارت کیخدمت سپرد فرمائی کہ جبریل؏ غارِ حرا مین آئے اور کہا کہ اقرأ یعنی پڑھو۔ آپ نے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین ہون۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جبریل نے مجکو اتنا بھیچا کہ میری مشقت انتہا کو پہونچگئی۔ اسکے بعد چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھو۔ مین نے پھر کہا کہ مین پڑھا ہوا نہین ہون۔ جبریل نے پھر بغل مین لیکر مجکو بھیچا اور پھر چھوڑکر تیسری بار کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ تا مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ بعض اقوال کے مطابق ابتداءِ وحی کا یہ دن دوشنبہ تھا ۸ ربیع الاول۔ اسکے بعد آپ نے

نزول وحی عطاء نبوت

حکم خداوندی کا باآواز بلند اظہار کیا اور پیام حق پہونچایا اور قوم کی خیرخواہی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا مگر اہل مکّہ نے غلبۂ بدعقلی سے آپکی ایذا پر کمر باندھی اور آپکو شعب مین محصور کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کم تین۳ سال وہان محاصرہ مین رہے اور اُسوقت آپکی عمر شریف انچاس۴۹ سال کی تھی۔ اس قصّہ کے آٹھ۸ ماہ اکیس۲۱ یوم بعد ابوطالب کا انتقال ہوگیا۔ اور انکے تین۳ دن بعد حضرت خدیجہؓ نے وفات پائی۔ یہ سال عام الحزن (غم کا برس) کہلایا۔ جب عمر شریف پچاس سال تین۳ ماہ کی ہوئی تو خدمت مبارک مین نصیبین کے جنّات آئے اور اسلام لائے۔ اور جب عمر شریف اکیاون۵۱ سال نو۹ ماہ کی ہوئی تو حق تعالی انے آپکو معراج نصیب فرمائی۔ کہ اول زمزم و مقام ابراہیم کے درمیان سے آپکو فرشتے اُٹھاکر بسوے بیت المقدس لیگئے اور وہان براق حاضر کیا۔ آپ براق پر سوار ہوکر بسوے افلاک پہونچائے گئے۔ اور وہان نماز پنجگانہ فرض کی گئین۔ جب عمر شریف ترپن۵۳ سال کی ہوئی تو مکّہ چھوڑنیکا آپکو حکم ہوا۔ اور ۸ ربیع الاول مکّہ سے بسوے مدینہ ہجرت فرمائی۔

تبلیغ — **معراج** — **ہجرت**

یوم دوشنبہ مدینہ مین داخل ہوئے اور وہان دس سال اقامت فرماکر وفات پائی۔ تاریخہاے مذکورہ مین علماء کے اقوال مختلفہ ہین جو بڑی کتابون سے معلوم ہونگے۔ اس مدت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس اور بقولے

داخلہ مدینہ منورہ

ستائیس غزوے فرمائے کہ جنگ انمین صرف سات کے اندر ہوئی یعنی بدر - اُحد - خندق - بنی قریظہ - بنی المصطلق -
خیبر - طائف اور بروایتے وادی القری - غابہ اور بنی نضیر مین بھی جنگ ہوئی - اور بعوث یعنی کسی طرف اسلامی لشکر
کی روانگی جسمین خود تشریف نہین لیگئے پچاس کے قریب ہین - فرضیت حج کے بعد آپنے ایکمرتبہ حج کیا اور اس سے قبل
دو مرتبہ حج ادا فرما چکے تھے - حجۃ الوداع کیلئے سر مین کنگھا کرکے اور جسم اطہر کو روغن وخوشبو ملکر دو شنبہ سے یوم شنبہ
باہر تشریف لائے اور روانہ ہوکر ذو الحلیفہ مین قیام فرمایا - وہان شب گذاری اور فرمایا کہ رات ایک آنیوالا میرے
رب کیطرف سے آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی مین نماز پڑھو اور کہو عُمْرَۃً فِي حَجَّۃٍ یعنی حج وعمرہ دونون کی نیت کرو
کہ جسکا نام قران ہے - پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون کا احرام باندھا اور بروز یکشنبہ بوقت صبح کداء
کی جانب سے مکہ مین داخل ہوئے اور طواف قدوم کیا کہ تین شوط مین لپک کر چلے کہ جسکو رمل کہتے ہین اور چار شوط
مین آہستہ اصلی رفتار پر چلے - اسکے بعد باہر نکلے بجانب صفا اور بیچ وادی مین کہ اسکو میلین اخضرین کہتے ہین
سواری کو دوڑایا - اسکے بعد جو لوگ ہدی ساتھ نہ لائے تھے انکو حکم دیا کہ حج کی نیت فسخ کرین اور عمرہ پورا کرین
اور تحجون یعنی محلات مکہ کے پہاڑ کی جانب بالا مین قیام فرمایا - جب یوم ترویہ یعنی ۸ - ذی الحجہ ہوئی تو بسوئے منیٰ
روانہ ہوئے - ظہر وعصر ومغرب وعشا کی نمازین وہان پڑھین اور شب گذاری اور نماز فجر ادا کی - جب آفتاب طلوع
ہوا تو بجانب عرفات روانہ ہوئے - آپکے پہونچنے سے قبل وادی نمرہ مین جو وادی عرفات کا کنارہ ہے آپکے
لئے خیمہ نصب کر دیا گیا تھا - اس خیمہ مین آپنے قیام فرمایا اور جب آفتاب ڈھلا تو خطبہ پڑھا اور ظہر وعصر جمع فرماکر
ایک اذان اور دو تکبیر سے نماز پڑھائی - اسکے بعد موقف یعنی وادی عرفات کے وسط مین جبل الرحمۃ کیجانب
روانہ ہوئے اور وہان برابر دعا وتہلیل کرتے رہے یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا - اسوقت بسوئے مزدلفہ روانہ ہوئے
اور وہان شب گذاری اور نماز فجر پڑھکے پھر مشعر الحرام یعنی جبل قزح مین وقوف فرمایا یہان تک کہ خوب روشنی
پھیل گئی - اسوقت قبل طلوع شمس بسوئے منیٰ روانہ ہوئے اور جمرۃ العقبہ کی سات کنکری سے رمی کی اور پھر ایام
تشریق مین روزانہ تینون جمرات کی سات سات کنکریون سے پیدل رمی فرماتے رہے کہ زمین نشیب یعنی خیف کے
متصل جو جمرہ ہے اس سے ابتدا فرماتے اور اسکے بعد جمرہ وسطی کی رمی کرتے اور پھر جمرہ عقبہ کی - اور جمرہ اول وثانیہ
کے پاس دیر تک دعا مانگتے تھے - اول دن رمی جمرہ عقبہ کے بعد ایام منیٰ کے پہلے دن اونٹ قربانی کئے اور بسوئے مکہ روانہ
ہوئے - سات شوط طواف کے پورے فرماکر سقایہ پر تشریف لائے جہان آب زمزم جمع کر دیا جاتا ہے - وہان سے
آب زمزم لیکر پیا اور پھر منیٰ واپس آئے - جب ایام تشریق کا تیسرا دن ۱۲ - ذی الحجہ ہوا تو کوچ کیا اور محصب مین قیام
فرمایا - وہین حضرت عائشہؓ کو حکم کیا کہ تنعیم سے احرام باندھکر عمرہ پورا کرین - اسکے بعد لشکر کو کوچ کا حکم دیا - اور بعد
طواف وداع کے مدینہ واپس ہوئے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل چار عمرے کئے اور چارون ذیقعدہ مین واقع ہوئے

غزوات و سرایا
حجۃ الوداع یعنی قران
وقوف و رمی و نحر و طواف الوداع

بیان حلیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قد متوسط اور رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ ہر دو شانہ کے درمیان فصل تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) بال آپکے کان کی لو تک رہتے تھے۔ بڑھاپے تک آپ نہ پہونچے تھے۔ سر و داڑھی مین تقریباً بیس بال سپید تھے چمکدار روئے مبارک مثل شب چہاردہم چمکتا تھا۔ تن حسین اور بدن معتدل تھا۔ اگر خاموش ہوتے تو آپ پر ہیبت و بزرگی ظاہر ہوتی اور بات کرنے تو لطف و نزاکت ظاہر ہوتی تھی۔ کوئی دور سے آپ کو دیکھتا تو جمال و نزاکت ادراک کرتا اور نزدیک سے دیکھتا تو ملاحت و شیرینی پاتا۔ آپ شیرین گفتار تھے۔ کشادہ پیشانی۔ ابرو باریک و دراز و بعض اور باہم پیوستہ نہ تھین۔ بینی دراز۔ رخسارہ نرم کشادہ دہان۔ دندان کشادہ و روشن۔ دو شانہ کے درمیان مہر نبوت۔ آپ کا وصف بیان کرنیوالا کہا کرتا تھا کہ حضرت کی مثل نہ حضرت سے پہلے کوئی دیکھا نہ بعد مین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام محمد[1] ہے احمد[2] ہے ماحی[3] ہے کہ حق تعالی میرے ذریعہ کفر کو محو فرمائیگا اور حاشر[4] ہے کہ سب سے پہلے مین محشور ہونگا اور عاقب[5] ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہو گا۔ اور دوسری روایت مین مقفی[6] اور نبی التوبہ[7] اور نبی الملحمۃ[8] اور نبی الرحمہ[9] بھی نامہائے مبارک آئے ہین اور حق تعالی نے بشیر[10]۔ نذیر[11]۔ رؤف[12]۔ رحیم[13]۔ رحمۃ للعالمین[14] محمد[15]۔ احمد[16]۔ طٰہٰ[17]۔ یٰس[18]۔ مزمل[19]۔ مدثر[20]۔ عبد[21]۔ عبداللہ[22] اور منذر[23] کے نامون سے آپکو پکارا ہے۔ اور علماء نے آپکے دیگر اسماء بھی ذکر کئے ہین۔ اور یہ سب نام آپکی صفات کے بیان ہین۔ حضرت عائشہ رض سے آپکے اخلاق کی بابت سوال ہوا تو فرمایا کہ آپ کا خلق قرآن تھا کہ قرآن کے ناراضی و غصہ کیموافق غصہ مین آتے اور خوشنودی قرآن کیموافق خوشنود ہوتے تھے۔ اور اپنے نفس کے لئے کسی پر غصہ نہ فرماتے اور نہ اپنے نفس کا کسی سے انتقام لیتے۔ لیکن جب حقوق اللہ مین سے کوئی حق ضائع کیا جاتا تو اللہ کیواسطے اس سے انتقام لیتے تھے۔ اور جب غصہ ہوتے تو کوئی آپکے غصہ کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ شجاع سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ کریم تھے۔ کبھی نہیں ہوا کہ کسی نے سوال کیا ہو اور آپنے فرمایا ہو مین نہین دیتا۔ دولتکدہ مین شب کو کوئی دینار یا درہم نہ رہتا تھا اور اگر اتفاق سے کوئی رہجاتا اور کوئی نہ ملتا کہ اسکو لیلے اور رات ہو جاتی تو دولتکدہ مین ہرگز داخل ہوتے جب تک کہ اس سے بری الذمہ نہو جاتے اور مستحقین کو اسے پہونچا نہ دیتے۔ عطائے خداوندی یعنی بیت المال کے مال سے بجز اہل و عیال کی ایک سال کی قوت کے کبھی کچھ نہ لیتے اور وہ بھی ارزان ترجنس مثل کھجور و جو۔ اسکے بعد اس قوت کو اہل و عیال مین سے بھی ایثار فرماتے اور دوسرون پر خرچ کر دیتے یہان تک کہ اکثر سال کے ختم ہونیسے پہلے ہی قوت کی حاجت ہوتی تھی۔ آپ سب سے زیادہ راست گفتار تھے بات کہنے مین۔ اور سب سے زیادہ باوفا تھے عہد مین۔ اور سب سے زیادہ نرم تھے خصلت مین اور نیکو ترین تھے صحبت مین سب سے زیادہ بردبار اور پردہ نشین دختر ناکتخدا سے زیادہ کثیر حیا۔ ہمیشہ زمین کیطرف نظر رکھتے واسطے کہ آسمان کیطرف نظر کرنیکی بہ نسبت آپکی نظر زیادہ تر زمین کیطرف

اسماء مبارک

اخلاق

غصہ

سخاوت

کرم

امانت

ایثار

صدق و وفا

حیا

رہتی تھی۔ اکثر آپ کا دیکھنا گوشۂ چشم سے ہوتا تھا۔ تواضع مین سب سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے کہ جو بھی دعوت کرتا اسکی دعوت قبول فرما لیتے خواہ غنی ہوتا یا فقیر۔ اور حر ہوتا یا غلام۔ اللہ کی مخلوق پر سب سے زیادہ شفقت رکھنے والے تھے کہ بلی کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیتے اور جب تک وہ سیراب نہو جاتی اسکو غایت شفقت کے سبب اٹھاتے نہ تھے سب مین زیادہ عفت مآب تھے کہ شہوات و لذات دنیا آپکے نفس مبارک پر غالب نہ آتی تھین۔ اپنے اصحاب کی سب مین زیادہ عزت و لحاظ فرمایا کرتے تھے کہ کبھی انمین بیٹھکر جبکہ جگہ تنگ ہوتی پائے مبارک دراز نہ فرماتے۔ آپکا زانو کبھی پاس بیٹھے ہوئے کے زانو سے آگے نہوتا۔ جو کوئی آپکو دفعتہً دیکھتا تو ہیبت کھاتا اور جب پاس اٹھتا بیٹھتا تو محبت مین سرشار ہو جاتا۔ آپکے صحابہ غٹ کے غٹ آپکے ارد گرد ہوتے۔ جب آپ کچھ فرماتے تو سب چپ رہتے کہ ارشاد والا سنین۔ اور اگر کسی کام کا حکم کرتے تو سب لپکتے اور تعمیل کو دوڑتے۔ جس کسی سے بھی آپ ملتے اسکو سلام مین ابتدا کرتے اور ملاقات صحابہ کیلئے لباس اور کنگھے وغیرہ سے زینت فرماتے۔ صحابہ کی خبر رکھتے اور انکو پوچھتے رہتے۔ پس اگر کوئی بیمار ہوتا تو عیادت کرتے اور سفر مین گیا ہوتا تو اسکے لئے دعا کرتے اور مر جاتا تو انا للہ پڑھتے اور پھر دعاء مغفرت فرماتے۔ کسیکے متعلق معلوم ہوتا کہ پریشان ہے تو اسکے پاس جاتے اور حال دریافت فرما کر تسلی دیتے۔ اپنے صحابہ کے باغات کیطرف جاتے اور انکی ضیافت کھاتے۔ سرفائے قوم کے قلوب کی استمالت فرماتے اور اہل فضل کی عزت فرماتے اور ہمیشہ خندہ رو رہتے۔ مین کسی سے بھی دریغ نہ فرماتے تھے۔ عذر کرنیوالے کا عذر قبول فرماتے۔ سچ بات کہدیتے۔ قوی و ناتوان آپکے نزدیک یکسان تھا۔ کسیکو اپنے پس پشت چلنے کی اجازت نہ دیتے اور فرماتے کہ میری پشت فرشتون کے لئے چھوڑ دو۔ جب خود سوار ہوتے تو کسیکو اپنے ہمراہ پا پیادہ چلنے نہ دیتے یہان تک کہ اسکو بھی سوار کر لیتے اور اگر وہ سوار ہونیسے انکار کرتا تو فرماتے کہ اچھا مجھسے آگے چلو اور مقام مطلوب پر مجھسے پہلے پہونچ لو۔ جو حضرتؐ کا خادم ہوتا آپ اسکی خدمت کرتے۔ آپکی غلام اور کنیزکین بہت تھین مگر کھانے پہننے مین آپ نے کبھی ان سے زیادتی وامتیاز نفرمایا۔ حضرت انسؓ کہتے ہین کہ مین نے تقریباً دس سال حضرتؐ کی خدمت کی قسم ہے خدا کی کہ حضر و سفر مین جب حضرتؐ کے ساتھ ہوا تو جتنی خدمت مین نے حضرتؐ کی کی اس سے زیادہ خدمت حضرتؐ نے میری کی۔ اور اس مدت دہ سالہ مین آپ نے مجھکو کبھی اُف یا کوئی کلمہ تنگدلی و ناخوشی کا نہین کہا۔ کوئی غلطی مین نے کی تو کبھی نہ فرمایا کہ کیون کی؟ اور کوئی کام نکیا تو کبھی نہ فرمایا کہ فلان کام کیون نہ کیا؟ ایکمرتبہ آپ سفر مین تھے اور بکرے کے صاف کرنیکا حکم فرمایا ایک صحابی نے کہا کہ اسکا ذبح کرنا میرے ذمہ۔ دوسرے نے کہا کھال کھینچنا میرے ذمہ۔ تیسرے نے کہا کہ پکانا میرے ذمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہیزم سوختنی کی فراہمی میرے ذمہ۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت کی جگہ یہ کام بھی ہم ہی انجام دینگے۔ آپ نے فرمایا مین جانتا ہون کہ تم میرے بدلے اسکو بھی کر سکتے ہو لیکن مجھے گوارا نہین کہ امتیازی شان رکھون اور تم پر بلندی چاہون۔ حق تعالیٰ کو بندہ کی یہ خصلت ناپسند ہے کہ وہ اپنے اصحاب مین

ممنماز بنکر رہے۔ اسکے بعد کھڑے ہوگئے اور لکڑیاں جمع فرمائین۔ ایکبار آپ سفر مین تھے۔ سانڈنی سے اُتر کر نماز کیطرف چلے۔ دفعۃً واپس ہوئے۔ صحابہ نے پوچھا کہان تشریف لے چلے۔ فرمایا کہ ذرا اپنے اونٹ کا پاؤن باندہ دون کہ چل نہ دے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم باندہ دینگے آپ تکلیف نہ فرماوین۔ فرمایا کہ کسی انسان سے مدد چاہنی زیبا نہین اگرچہ مسواک کے ٹکڑے ہی کی کیون نہو۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے بیٹھتے ذکر اللہ فرماتے اور جب کسی مجلس تک پہونچتے تو ختم مجلس ہی پر بیٹھ جاتے اور صدر مجلس کا قصد نکرتے اور اسیکا مسلمانون کو امر فرماتے تھے۔ ہم نشینون مین ہر ایک کو اسکا حصہ عطا فرماتے یعنی ہر شخص کی حالت کیموافق اسپر توجہ کرتے اور اکرام کا برتاؤ فرماتے۔ کوئی نہین سمجھ سکتا تھا کہ مجھسے زیادہ حضرت کے نزدیک باعزت کون ہے کیونکہ ہر ایک سے ایسی بشاشت فرماتے کہ وہ اپنے کو حضرت کا پیارا سمجھتا تھا۔ کوئی شخص حضرت کے پاس بیٹھتا تو جب تک وہی کھڑا ہوجاتا آپ نہ اُٹھتے مگر یہ کہ کوئی ضرورت ہی پیش آئے تو اس سے اجازت چاہتے۔ کسیکے مُنہ پر ایسی بات نہ فرماتے جو اسکو ناگوار ہو۔ کسی کی بدخوئی و بے ادبی کا اس بدخوئی سے مقابلہ نفرماتے بلکہ عفو و درگذر فرماتے۔ بیمارونکی عیادت کرتے۔ فقراء کو دوست رکھتے اور انکے پاس بیٹھتے اُٹھتے انکے جنازہ پر آتے اور تجہیز مین شریک ہوتے۔ کسی فقیر کو اسکے فقر کیوجہ سے حقیر نہ سمجھتے اور کسی بادشاہ سے اسکی بادشاہی کے سبب ہیبت نہ کھاتے تھے۔ نعمتِ الٰہی کو اگرچہ کیسی ہی تھوڑی ہو بڑا سمجھتے اور اس نعمت مین کسی حالت کو بُرائی سے یاد نہ کرتے۔ کسی کھانے پر عیب نہ دھرتے۔ اگر اسکی رغبت ہوتی تو کھاتے ورنہ ترک کردیتے۔ پڑوسی کی خبرگیری رکھتے۔ مہمان کا اکرام فرماتے۔ آپ زیادہ تھے تبسم مین اور بہتر ین تھے تازہ روئی مین۔ آپ پر کوئی وقت بھی نہ گذرتا تھا جو حاجتِ ضروری یا اللہ واسطہ عمل سے خالی ہو۔ دو چیزون مین آپکو اختیار دیا جاتا تو انہین آسان تر کو اختیار فرماتے مگر یہ کہ اسمین قطع رحم ہو۔ اگر قطع رحم ہوتا تو سب سے زیادہ اس سے دُور بھاگتے اور بالغ وجوہ اس سے احتراز فرماتے۔ سیاہ پوش جوتی کو پیوند لگاتے اور اپنے کپڑے مین آپ پیوند لگاتے۔ اسپ و شتر و دراز گوش پر سوار ہوتے۔ غلام ہوتا یا بچہ ہر ایک کو اپنا ردیف بنا لیتے۔ اپنی آستین یا چادر کے گوشہ سے اپنے گھوڑے کا مُنہ پونچھتے۔ فال کو پسند فرماتے اور بدشگونی کو ناپسند۔ فال کا یہ مطلب ہے کہ جب کسی کام پر متوجہ ہوتے اور کوئی اچھا کلمہ کان مین پڑتا مثلاً یا راشد یا سالم تو اسکے سُننے سے خوش ہوتے۔ اور بدشگونی یہ کہ کسی جانور کے داہین یا بائین اُڑنے یا کوّے کے آواز کرنے سے سفر یا کام سے رُک جانا وغیرہ۔ جب آپ کو کوئی مرغوب شے حاصل ہوتی تو فرماتے الحمد للہ رب العٰلمین اور جب کوئی ناگوار صورت پیش آتی تو کہتے الحمد للہ علیٰ کل حال اور کھانے سے فارغ ہونے پر جب کھانا اُٹھایا جاتا تو کہتے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین۔ اور اکثر آپ کی نشست قبلہ رُو ہوتی تھی۔ ذکر اللہ بکثرت فرماتے اور لغو بات بہت کم۔ نماز کو طویل فرماتے اور خطبہ کو قصیر۔ ایک مجلس مین سَو بار استغفار فرماتے۔ نماز کی حالت مین سینۂ مبارک سے گریہ کی ایسی آواز سُنی جاتی جیسے دیگِ مسی کے جوش کی آواز۔ روزہ رکھتے دوشنبہ پنجشنبہ کا اور

استغنا عن استمداد — ذکر اللہ — آداب مجلس و نشستن — عفو و بے تعصبی — تعظیم نعمت — پڑوسی — تبسم — صورت — سادگی — تفاؤل و تطیر — شکر نعمت — نشست — نماز و روزہ

ہرماہ تین دن ایام بیض کا اور عاشورا و یعنی دس محرم کا۔ اور کم اتفاق ہوتا تھا کہ جمعہ کو روزہ نہو۔ رمضان کے
علاوہ اور کسی ماہ مین اتنے روزے نہ رکھتے تھے جتنے شعبان مین۔ منجملہ آپکے مختصات کے یہ ہے کہ چشمہائے مبارک
خواب فرماتین اور قلب بیدار رہتا یعنی نائم نہوتا بسبب انتظار وحی اور توجہ بجانب بارگاہِ قدس کے۔ سوتے (خواب و راحت)
مین سانس لینے کی آواز مسموع ہوتی تھی مگر خرّاٹا جو بعض سونیوالون سے ظاہر ہوتا ہے آپ سے ظاہر نہوتا تھا جب خواب
مین کوئی ناگوار شے نظر آتی تو فرماتے ھُوَ اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ اور جب بستر پر آرام فرماتے تو کہتے رَبِّ قِنِی عَذَابَکَ (بیداری)
یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔ اور جب بیدار ہوتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ صدقہ کی
چیز کبھی نکھاتے ہان ہدیہ تناول فرماتے۔ صدقہ وہ ہے جو برائے طلب ثواب فقیر ونکو دیا جائے اور جسکو دیا جائے اسکی خصوصیت (صدقہ و ہدیہ)
ملحوظ نہو۔ اور ہدیہ وہ ہے جو مہدیٰ لہ کے اکرام کے لئے ہو اور جسکو دیا جائے اسکے احترام کیوجہ سے اسکی خصوصیت ملحوظ
رکھکر ہو۔ جب کوئی شخص حضرت کیخدمت مین ہدیہ بھیجتا تو اسکے مقابلہ مین حضرت اسی جیسا یا اس سے بہتر اس شخص کو (عادات)
عنایت فرماتے۔ کھانے مین تکلّف نہ کرتے۔ فاقہ اور شدّتِ جوع کیوقت شکم پر پتھر باندھتے کہ کمزور نہون۔ حق تعالےٰ
نے آپکو خزانہائے زمین کی کنجیان عطا فرمائین مگر آپ نے اسکو قبول نہ فرمایا اور آخرت کو اختیار کیا۔ روٹی آپ نے (اختیار فقر)
سرکہ کے ساتھ کھائی اور فرمایا کہ سرکہ بھی کیا خوب سالن ہے۔ مرغ و سرخاب کا گوشت کھایا۔ کدو اور دست بُز
کا گوشت مرغوب تھا اور فرماتے تھے کہ کھاؤ روغن زیت اور اسکی مالش کرو جسم پر کہ وہ شجرہ مبارکہ ہے۔ آپ (اکل)
تین انگلیون سے کھایا کرتے یعنی (ابہام و سبابہ و وسطیٰ سے) اور بعد فراغ انکو چاٹ لیتے۔ آپنے نوش فرمائی نانِ
جو خشک کھجور سے اور خربزہ تر کھجور سے اور بادرنگ تر کھجور سے اور کھجور مسکہ سے اور شیرینی و شہد مرغوب تھا۔ پانی (اور شرب و نوش)
بیٹھکر پیا کرتے اور پانی پینے کے درمیان ظرف آب کو تین بار منہ سے جدا کرکے سانس لیتے اور جب چاہتے کہ باقیماندہ
آب صحابہ کو عنایت فرماوین تو اپنی داہنی جانب سے ابتدا فرماتے۔ ایکبار دودھ نوش فرمایا اسوقت فرمایا کہ جو شخص
کوئی کھانیکی چیز کھائے تو بعد مین اسکو اَللّٰھُمَّ اَرْزُقْنَا خَیْرًا مِّنْہُ کہنا چاہئے یا اللہ اس سے بھی بہتر چیز ہمکو عطا فرمائیے۔
اور جو کوئی دودھ پئے تو کہنا چاہئے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ کہ یا اللہ اسمین ہمارے لئے برکت دیجئے
اور زیادہ عطا فرمائیے۔ کیونکہ آپنے فرمایا کہ بجز دودھ کے کوئی چیز نہین جو کھانے اور پینے دونون کا کام دے اور کفایت
کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونی کپڑا پہنتے اور پائے مبارک مین جوتا سلا ہوا اور گٹھا ہوا۔ پوشش مین تکلف (لباس)
نہ فرماتے۔ بہترین جامہ آپکے نزدیک قمیص تھا اور جب نیا کپڑا پہنتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ
خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے یہ پہنایا اور مین تجھسے سوال کرتا ہون اس سے بہتر کا اور جس
کام کے لئے یہ مصنوع ہوا ہے اسکی خیر و خوبی کا۔ کپڑون مین سبز کپڑا آپکو محبوب تھا اور کبھی صرف ایک چادر (اور لباس)
پہنتے کہ اسکے سوا کچھ بھی بدن مبارک پر نہوتا۔ اسکے دونون گوشے اپنے دونون شانون کے درمیان باندھ لیتے

دستار — انگشتری — خوشبو — بخور و سرمہ — تیل لگانا — کنگھا نعلین — آئینہ — چیزیں سفر — مسواک — مزاح

اور اسیطرح اس ایک چادر مین نماز پڑھ لیتے تھے۔ آپ دستار باندھتے اور اسکا کنارہ یعنی شملہ درمیان دوشانے کے چھوڑ دیتے
جمعہ کے دن سرخ چادر اوڑھتے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ وہ مخطط تھی جسمین سرخ خطوط تھے۔ چاندی کی انگشتری پہنتے کہ اسکا
نقش محمد رسول اللہ تھا۔ داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مین اور کبھی بائین ہاتھ کی چھنگلیا مین۔ اور پسند فرماتے تھے خوشبو کو
اور ناپسند فرماتے بدبو کو اور فرماتے کہ حق تعالی نے میری لذت رکھی ہے عورتون اور خوشبو مین اور میری آنکھو نکی ٹھنڈک
نماز مین ہے اور خوشبو کی قسمون مین غالیہ کا استعمال زیادہ فرماتے تھے جو مرکب خوشبو کا نام ہے اور صرف مشک کا بھی
استعمال فرماتے۔ اور بخور دھونی لیتے عود اور کافور کی۔ سرمہ لگاتے اثمد کا جو سرمہ کی اعلی قسم ہے اور کبھی سرمہ
لگاتے داہنی آنکھ مین تین ۳ سلائیان اور بائین مین دو سلائیان۔ اور کبھی سرمہ لگاتے حالت روزہ مین بھی اور سر اور
داڑھی مین روغن زیت وغیرہ تیل کا زیادہ استعمال فرماتے۔ اور ایک دن درمیان دیکر تیسرے دن تیل کا استعمال
فرماتے اور سرمہ لگانے طاق عدد کی رعایت سے۔ اور کنگھا کرتے اور نعلین پہنتے اور طہارت کرتے اور سب
کامون مین داہنی طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے۔ آئینہ مین نظر فرماتے اور سفر مین آنحضرت سے چند چیزین علیحدہ
نہوتی تھین۔ تیل کی شیشی۔ سرمہ دانی۔ آئینہ۔ کنگھا۔ قینچی۔ مسواک۔ سوئی۔ دھاگہ۔ مسواک فرماتے رات مین
تین بار یعنی سونے سے قبل اور تہجد کیوقت جبکہ اُٹھتے اور صبح کو جبکہ نماز فجر کیلئے تشریف لاتے۔ آپ پچھنے بھی
لگواتے اور مزاح یعنی خوش طبعی بھی فرماتے مگر مزاح مین سچی ہی بات کہتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ایک صحابی آئے اور
عرض کیا کہ حضرت مجکو اونٹ پر سوار کر دیجیے (یعنی سواری کے لئے اونٹ دیدیجے) آپ نے فرمایا ہم تمکو اونٹنی کے بچہ
پر سوار کرینگے۔ انھوں نے عرض کیا کہ بچہ مجکو اُٹھا نہ سکے گا۔ اسوقت آپنے فرمایا کہ اونٹ تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔
ایک بار ایک عورت انصاریہ حاضر خدمت ہوئین اور عرض کیا کہ حضرت میرا شوہر بیمار ہے اور حضرت کو بلاتا ہے۔ آپنے فرمایا
تمھارا شوہر وہی تو ہے جسکے آنکھ مین سفیدی ہے۔ مراد حضرت کی ڈھیلے کے گرد کی سفیدی تھی جو ہر آنکھ مین ہوتی ہے
اور عورت نے مرض بیاض سمجھا سلئے واپس آئی اور شوہر کی آنکھ کھول کھول کر دیکھنے لگی۔ شوہر نے کہا تجھے ہو کیا گیا کہ
میری آنکھ کھول کھولکر دیکھتی ہے؟ اسنے کہا حضرت نے فرمایا تھا کہ تمھاری آنکھ مین سفیدی ہے۔ تب انھون نے کہا
کہ کون شخص ایسا ہے جسکی آنکھ مین سفیدی نہو۔ ایک بار ایک بوڑھی صحابیہ حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ حضرت دعا فرمائے
کہ حق تعالی مجکو بہشت مین داخل کرے۔ آپنے فرمایا ای ام فلان بہشت مین تو کوئی بھی بڑھیا نجائیگی۔ یہ سنکر وہ روتے
لگیں اور مجلس مبارک سے چلنے لگین۔ تب آپ نے فرمایا کہ بہشت مین تو جو بھی جائیگا وہ نوجوان ہی ہو کر جائیگا۔ کہ
حق تعالی فرماتا ہے إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا۔ کہ ہم مومنات کو حشر مین پیدا کرینگے
دوسری پیدائش کہ انکو نوجوان لڑکیان بنادینگے۔ (آیت کا یہ مطلب کہ دنیا کی عورتون کو جو کہ جنت مین جائینگی دختر نوجوان
بنادیا جائیگا" اس حدیث کی رو سے ہوا۔ بعض مفسرین نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ حورونکو ہمنے ہم عمر نوجوان بنایا ہے)

بیان ازواج مطہرات

سب سے اول آپ نے نکاح کیا خدیجہ[1] بنت خویلد سے اور انکا قصہ پہلے ذکر ہو چکا۔ انکے بعد سودہ[2] بنت زمعہ سے اور وہ حضرت ہی کے پاس بوڑھی ہوئین اور حضرت نے چاہا کہ انکو طلاق دین۔ مگر انہون نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دیدی اور عرض کیا کہ مرد کی مجکو حاجت نہین مگر مین چاہتی ہون کہ حضرت کی ازواج مین محشور ہون۔ انکے بعد نکاح کیا عائشہ[3] بنت ابی بکر صدیقؓ سے ہجرت سے دو سال قبل مکہ مین اور بقولے تین سال قبل ماہ شوال مین اور اسوقت انکی عمر چھ سال کی تھی۔ اور ہمبستری فرمائی مدینہ مین بماہ شوال ۲ھ جبکہ انکی عمر نو سال کی تھی۔ اور حضرت کا وصال ہوا جبکہ انکی عمر اٹھارہ ۱۸ سال تھی اور انہون نے وفات پائی مدینہ مین بتاریخ ۱۷ رمضان ۵۸ھ اور بقیع مین مدفون ہوئین (بعض اقوال اسکے علاوہ بھی ہین) بجز حضرت عائشہؓ کے حضرت نے کسی کنواری سے نکاح نہین کیا۔ کنیت انکی ام عبداللہ ہے۔ انکے بعد حفصہ[4] بنت عمر فاروق سے نکاح کیا۔ ایک روایت ہے کہ حضرت نے انکو طلاق دی۔ جبریلؑ آئے اور کہا کہ حق تعالی فرماتا ہے رجعت کیجیے کیونکہ حفصہؓ بہت روزہ رکھنے والی اور بڑی نمازن ہین۔ اور ایک روایت ہے کہ حضرت عمرؓ پر غایت رحم و شفقت کے لحاظ سے رجعت فرمائی۔ ام حبیبہ[5] بنت ابی سفیان سے نکاح فرمایا جبکہ وہ حبشہ مین تھین اور حضرت کیطرف سے نجاشی بادشاہ نے چارسو دینار مہر ادا کیا۔ عثمان بن عفانؓ متولی نکاح ہوئے اور بقولے خالد بن سعید بن العاص۔ اور ۴۴ھ مین وفات پائی۔ ام سلمہ[6] سے نکاح کیا اور انکی وفات ۶۲ھ مین ہوئی اور ازواج مطہرات مین سب کے آخر وفات انکی ہوئی اور بروایتے وفات پانیوالی آخری ام المومنین حضرت میمونہ ہین۔ اور زینب[7] بنت جحش سے نکاح کیا جو آپ کی پھوپھی زاد بہن تھین۔ اول وہ آنحضرت کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن الحارثہ کے عقد مین آئین اور جب انہون نے طلاق دیدی تو ازواج مطہرات مین داخل ہوئین۔ مدینہ مین ۲۰ھ مین وفات پائی۔ بعد وصال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وفات مین اولین ازواج مطہرات یہی ہین اور پہلی عورت ہین جو نعش یعنی بشکل گہوارہ چند مضبوط چوب سے بنائے ہوئے جنازہ پر اٹھائی گئین کہ ستر خوب ہو۔ جویریہ[8] بنت حارث سے نکاح کیا جو غزوہ بنی مصطلق مین اسیر ہو کر آئی تھین اور ثابت بن قیس کے حصہ مین گئین۔ انہون نے مکاتبہ بنایا تو بدل کتابت مین اعانت کی سائلہ بنکر حضرتؐ کی خدمت مین آئین۔ عورت خوب سیرت و خوبصورت تھین۔ آنحضرت نے فرمایا کیا اس سے بہتر صورت نکرون کہ تمھاری جانب سے پورا بدل کتابت ادا کرکے تمکو نکاح مین لے آؤن؟ وہ اسپر راضی ہو گئین۔ آنحضرتؐ مبلغان ادا کرکے نکاح مین لے آئے۔ ۵۰ھ مین وفات پائی۔ صفیہ[9] سے نکاح فرمایا جو حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد مین تھین اور غزوہ خیبر مین اسیر ہوئین۔ حضرتؐ نے انکو آزاد کیا اور آزادی کو مہر قرار دیا۔ انکی وفات ۵۰ھ مین ہوئی۔ میمونہ[10] سے نکاح فرمایا اور وہ خالد بن ولید اور عبداللہ بن عباس کی خالہ تھین اور موضع سرف مین جہان نکاح ہوا تھا وہین وفات پائی ۵۱ھ اور بقولے ۶۶ھ مین اور بر تقدیر صحت ۶۶ھ آخرین ازواج مطہرات در وفات ہین۔ ان دس ازواج مین بجز حضرت خدیجہ کے سب آنحضرتؐ کے بعد زندہ رہین اور حیات و وفات

شوہری کے دونوں زمانے دیکھے۔ اور نکاح کیا زینب[11] بنت خزیمہ سے ۳ھ میں اور وہ صرف دو یا تین ماہ زندہ رہیں اور وفات پائی۔ انکے علاوہ وہ عورتیں بھی ہیں جن سے صرف نکاح کیا یا خطبہ۔ منجملہ انکے فاطمہ[12] بنت ضحاک ہیں کہ حضرتؐ انکو نکاح میں لائے۔ اور جب آیۂ تخییر نازل ہوئی تو انکو بھی خیار دیا گیا کہ یا صحبت نبوی اختیار کریں یا دنیا۔ انہوں نے دنیا کو اختیار کیا۔ پس حضرت نے انکو جدا کر دیا۔ اسکے بعد لوگوں نے انکو دیکھا کہ اونٹ کی مینگنیاں چنتی پھرتیں اور کہا کرتی تھیں کہ میں وہ بدنصیب ہوں جسنے دنیا کو اختیار کیا۔ نیز شراف[13] خواہر دحیہ کلبی ہیں کہ نکاح ہوا مگر ہمبستری نہوئی اور خولہ[14] بنت ہذیل ہیں جنہوں نے اپنا نفس آنحضرتؐ کو ہبہ کیا اور پھر بلا مہر نکاح میں آئیں۔ اور عند البعض نفس کی ہبہ کرنیوالی حضرت ام شریک ہیں۔ اسماء[15] جونیہ۔ منقول ہے کہ جب شب زفاف میں حضرتؐ نے انکی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے کہا اعوذ باللہ منک۔ کہ خدا کی پناہ لیتی ہوں تمسے۔ پس حضرتؐ نے مفارقت فرمائی۔ عمرہ[16] بنت یزید اور ایک عورت[17] بنی غفار میں سے اور عالیہ[18] بنت ظبیان کہ تینوں کو قبل دخول طلاق دی۔ بنت[19] الصلت کہ قبل ہمبستری انتقال کیا۔ ایک اور عورت[20] تھیں کہ جب قربت چاہی اور فرمایا کہ ہَبِی لِی نَفسَکِ کہ اپنا نفس مجکو ہبہ کر تو اسنے کہا کہ کوئی بھی زن رئیسہ اپنے نفس کو کسی بازاری کو دیتی ہوگی۔ پس آنحضرتؐ نے اسکو جدا کیا۔ اور ایک عورت[21] کا پیام نکاح بھیجا مگر اسکے باپ نے کہا کہ انکے تو سفید داغ ہے (مطلب یہ تھا کہ نفرت کھا کر قبول نہ فرمادیں) حالانکہ داغ وغیرہ کچھ نہ تھا۔ مگر جب واپس گھر آیا تو بیٹی کے سفید داغ پایا۔ ایک اور عورت[22] کا پیام دیا باپ کو۔ اسنے اپنی بیٹی کی تعریف کی اور کہا کہ بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ کبھی بیمار نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ اسمیں خدا کے نزدیک کوئی خوبی نہیں لہذا ترک فرمایا۔ اور صفیہؓ وام حبیبہؓ کے سوا ہر زوجہ کا مہر پانچسو درہم تھا بقول اصح۔ واللہ اعلم

اولاد حضرت صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم

قاسم[1] کہ انکے نام پر حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی۔ عبد اللہ[2] کہ طیب وطاہر دونوں لقب انہیں کے ہیں۔ اور بقولے طیب اور ہیں۔ زینب[3]۔ رقیہ[4]۔ ام کلثوم[5]۔ فاطمہ[6]۔ حضرت فاطمہ لڑکیوں میں سب میں چھوٹی ہیں اور صاحبزادگان نے قبل اسلام طفولیت ہی میں انتقال کیا اور صاحبزادیوں نے زمانہ اسلام پایا اور اسلام لائیں۔ یہ سب حضرت خدیجہ کے بطن سے ہیں۔ انکے بعد حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے مدینہ میں حضرتؑ ابراہیم تولد ہوئے اور ستر دن اور بقولے سات ماہ و بقولے بارہ[12] ماہ کے ہو کر انتقال کیا۔ اور بجز فاطمہ کے ساری اولاد کا انتقال حضرتؐ کی حیات میں ہوا۔ اور حضرت فاطمہ کا چھ[6] ماہ بعد۔ حضرت زینبؓ ابو العاص کے نکاح میں تھیں اور ایک پسر علی کہ صغر سنی میں گذر گئے اور ایک دختر امامہ نام تھیں کہ جوان ہونے پر حضرت علی نے بعد حضرت فاطمہ کے نکاح کیا اور حضرت علی کے بعد مغیرہ بن نوفل بن حارث کے نکاح میں آئیں اور ان سے ایک پسر ہوا جنکا نام یحییٰ تھا۔ حضرت فاطمہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے نکاح میں آئیں۔ اور حسن حسین محسن تین[3] لڑکے اور رقیہ زینب ام کلثوم تین[3] لڑکیاں پیدا ہوئیں محسن صغیر السن

گذرے اور رقیہ[۲] نے بھی قبل بلوغ انتقال کیا اور زینب[۳] عبداللہ بن جعفر کے نکاح مین آئین اور ایک پسر علی نام تولد ہوئے اور عبداللہ بن جعفر کے پاس وفات پائی۔ ام کلثوم[۴] امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نکاح مین آئین اور ایک پسر زید بن عمر پیدا ہوئے اور حضرت عمر کے وصال کے بعد عون بن جعفر کے نکاح مین اور انکے بعد محمد بن جعفر کے اور انکے بعد عبداللہ بن جعفر کے نکاح مین۔ حضرت رقیہ[۳] بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے نکاح مین آئین اور ایک پسر عبداللہ نام تولد ہوئے جنکا صغر سنی مین انتقال ہوا۔ اور حضرت رقیہ کا بعد انتقال ہوا جبکہ زید بن الحارث بشارت فتح بدر مدینہ مین لائے۔ انکے بعد ام کلثوم[۴] حضرت عثمان کے نکاح مین آئین اور انکا بھی عقد عثمان مین بماہ شعبان ۹ھ انتقال ہوا۔ حضرت عثمان سے قبل حضرت رقیہ تو عتبہ کے اور ام کلثوم عتیبہ کے عقد مین تھین جو ابولہب کے بیٹے تھے۔

نام ہائے اعمام وعمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حارث[۱] - قثم[۲] - زبیر[۳] - حمزہ[۴] - عباس[۵] - ابوطالب[۶] - عبدالکعبہ[۷] - حجل[۸] نام مغیرہ تھا - ضرار[۹] - غیداق[۱۰] - ابولہب[۱۱] کل گیارہ چچا تھے اور صفیہ[۱] - عاتکہ[۲] - اروی[۳] - ام حکیم[۴] - برہ[۵] - امیمہ[۶] - چھ پھوپیاں تھین۔ ان مین اسلام لائے حضرت حمزہ[۱] اور عباس[۲] اور صفیہ[۳] رضی اللہ عنہم۔

غلامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

زید[۱] بن حارثہ اور انکے صاحبزادے اسامہ[۲] بن زید - ثوبان[۳] - ابوکبشہ[۴] کہ جنگ بدر مین حاضر تھے اور خلافت فاروقی کے دن وفات پائی - انیسہ[۵] - شقران[۶] اور بقولے یہ آنحضرت کو میراث پدر مین ملے تھے اور بقولے عبدالرحمن بن عوف سے خریدا تھا - رباح[۷] - یسار[۸] جنکو اہل عرینہ نے شہید کیا - ابورافع[۹] کہ جنکو حضرت عباس نے قبل اسلام خدمت سرور عالم مین نذر گذرانا تھا اور جب حضرت عباس کے اسلام کی خبر انہون نے پہونچائی تو آنحضرت نے انکو آزاد کردیا اور اپنی کنیز سلمی انکے نکاح مین دی کہ ایک پسر عبداللہ نام تولد ہوئے جو کاتب تھے امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ کے - ابومویہبہ[۱۰] - فضالہ[۱۱] کہ شام مین وفات پائی اور رافع[۱۲] - یہ سب موالی ہین کہ انکو حضرت نے آزاد کیا تھا - علاوہ ازین مدعم[۱۳] کہ رفاعہ جذامی نے نذر گذرانا اور غزوہ وادی القرے مین شہید ہوئے - کرکرہ[۱۴] کہ ہوذہ بن علی یمامی نے پیشکش کیا اور حضرت نے آزاد فرمایا - زید[۱۵] یعنی ہلال بن یسار کے دادا - عبید[۱۶] - طہمان[۱۷] - مابور[۱۸] قبطی کہ مقوقس نے ہدیہ کیا - واقد[۱۹] یا ابوواقد - ہشام[۲۰] - ابوضمیر[۲۱] فئی مین حاصل ہوئے اور جنگ حنین کیدن آزاد کئے گئے - ابوعسیب[۲۴] کہ احمر نام تھا - ابوعبیدہ[۲۳] اور سفینہ[۲۲] کہ اول ام سلمہ کے غلام تھے - انہون نے آزاد کیا مگر باین شرط کہ تازیست حضرت کی خدمت کرین - انہون نے کہا کہ آپ شرط نہ بھی کرتین تب بھی حضرت سے جدا نہوتا - ابوہند[۲۵] - انجشہ[۲۶] کہ حدی پڑھتے تھے - ابوامامہ[۲۷] اور بعض اہل سیر نے زیادہ بھی بیان کئے ہین۔

کنیزکان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

سلمیٰ - ام رافع - رضوی - امیمہ - ام ضمیر - ماریہ - شیرین - ام ایمن کہ نام برکت تھا اور حضرت کو گود میں رکھا اور ترکۂ پدری میں ملی تھیں - چھ کنیزکان بنی قریظہ میں کی تھیں اور میمونہ بنت سعد - خضرہ - خویلہ -

خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

انس بن مالک - ہند اور اسماء دختران حارثہ - ربیعہ بن کعب اسلمی - عبد اللہ بن مسعود - عقبہ بن عامر - بلال - سعد - ذو مخمر یا ذو مخبر کہ نجاشی کے بھتیجے یا بھانجہ تھے - بکیر بن شداخ لیثی اور ابوذر غفاری -

چوکیداران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

سعد بن معاذ کہ روز بدر نگہبانی کی - ذکوان بن عبد قیس اور محمد بن مسلمہ کہ جنگ احد کے دن حراست کی - زبیر جنگ خندق میں حارس تھے - عباد بن بشیر - سعد بن ابی وقاص - ابو ایوب - بلال کہ وادی القریٰ میں حارس رہے اور جب آیت شریفہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ نازل ہوئی تو حضرت نے حراست کی صورت موقوف فرما دی -

ایلچیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

عمرو بن امیہ بسوئے نجاشی کہ انکا نام اصحمہ تھا جسکے معنی عربی میں عطیہ کے ہیں - اور نجاشی ہر بادشاہ حبش کا لقب ہوتا تھا - پس نجاشی نے نامۂ مبارک آنکھوں پر رکھا اور بروئے ادب اپنے تخت سے نیچے اتر کر زمین پر بیٹھے اور اسلام لائے اور وفات پائی ایام حیات حضرت سرور عالم میں اور حضرت نے غائبانہ صلوٰۃ جنازہ پڑھی - دحیہ کلبی بسوئے ہرقل شاہ روم اسکو بدلائل آپ کی نبوت ثابت ہوئی اور اسلام لانے کا قصد کیا مگر اسکی قوم نے موافقت نہ کی پس ہرقل ڈر گیا کہ اسلام لایا تو سلطنت چھن جائیگی لہذا اسلام نہ لایا - عبد اللہ بن حذافہ بسوئے کسریٰ شاہ فارس کسریٰ نے نامۂ مبارک کو پارہ پارہ کیا اور حضرت نے اطلاع پاکر فرمایا کہ خدا اسکو پارہ پارہ کرے - چنانچہ چند ہی روز بعد مقتول ہوا - حاطب بن ابی بلتعہ بسوئے مقوقس کہ مصر و اسکندریہ کے حاکم کا لقب ہوتا تھا - یہ قریب الاسلام ہوا اور حضرت کی خدمت میں ماریہ قبطیہ و شیرین دو کنیزیں اور استر سفید کہ دلدل نام تھا اور اشہب یعنی سفید مائل بسیاہی تھا کہ آخر میں حضرت علی کی سواری میں آیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا - اور لقول ہزار دینار اور بیس جامہائے بھی ہدیہ میں تھے - عمرو بن العاص بسوئے جیفر و عبد اللہ پسران جلندی بادشاہان عمان - یہ دونوں بھائی اسلام لائے اور مانع نہ آئے کہ عمرو بن العاص رعیت سے زکوٰۃ لیں اور قاضی بنیں چنانچہ حضرت عمر تا وفات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہیں رہے - سلیط بن عمرو بسوئے ہوذہ بن علی رئیس یمامہ - ہوذہ نے ایلچی کا اعزاز کیا اور کہلا کر بھیجا کہ جس دین کیطرف آپ بلاتے ہیں واقعی وہ بہت اچھا ہے مگر میں اپنی قوم کا خطیب اور شاعر ہوں لہذا امر خلافت میں کچھ تصرف اور دخل مجکو بھی دیجئے - آپ نے اسکو قبول نہ فرمایا لہذا ہوذہ اسلام نہ لایا - شجاع

بن وہب بسوئے حارث غسانی پادشاہ بلقا کہ شام مین ایک شہر ہے پس اسنے نامۂ مبارک کو لیا اور کہا کہ مین اسطرف لشکر کشی کرونگا مگر شاہ روم نے اسکو منع کیا۔ مُہاجر بن اُمیہ بسوئے حارث حمیری بملک یمن۔ علاء بن الحضرمی بسوئے منذر بن ساوی پادشاہ بحرین۔ حضرت منذر اسلام لائے۔ ابو موسے اشعری اور معاذ بن جبل بسوئے یمن پس شاہان یمن اور انکی رعایا سب بلا جنگ و قتال اسلام لائے

کاتبین و منشیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خلفاء اربعہ یعنی سیدنا ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی بن ابیطالب۔ عامر بن فہیرہ۔ عبداللہ بن ارقم۔ اُبی بن کعب۔ ثابت بن قیس بن شماس۔ خالد بن سعید۔ حنظلہ بن ربیع۔ زید بن ثابت۔ معاویہ۔ شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

نجبائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی وہ حضرات جو زیادہ عنایات نبوی کے ساتھ مخصوص تھے۔ خلفاء اربعہ۔ حمزہ۔ جعفر۔ ابوذر۔ مقداد۔ سلمان حذیفہ۔ عبداللہ بن مسعود۔ عمار۔ بلال رضی اللہ عنہم۔

اسماء عشرہ مبشرہ جنکو جنت کی بشارت دیگئی

ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق۔ عثمان غنی۔ علی بن ابیطالب۔ سعد بن ابی وقاص۔ زبیر بن العوام۔ عبدالرحمن بن عوف طلحہ بن عبیداللہ۔ ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مواشی اور چوپائوں کے نام

دس راس گھوڑے تھے (کم و بیش کا اختلاف بھی ہے) سکب کہ جنگ احد مین اسپر سوار تھے۔ کمیت رنگ تھا اور پیشانی اور پائوں اور بایان ہاتھ سفید تھا اور دست راست برنگ بدن۔ یہ پہلا گھوڑا ہے جو آنحضرت کی ملکیت مین آیا۔ اسپر سوار ہوکر آپ نے دوڑ بھی کی اور یہ آگے نکلا اور آپ خوش ہوئے۔ مُرتجز۔ یہ نام اسکی آواز کے عمدہ ہونے کی وجہ سے ہوا۔ یہی گھوڑا ہے جسکے حق مین حضرت خزیمہ بن ثابت نے شہادت و گواہی دی۔ لزاز۔ مقوقس کے ہدایا مین شامل ہوکر آیا۔ لحیف۔ ربیعہ کا ہدیہ۔ ظرب۔ فروہ جذامی کا ہدیہ۔ ورد۔ تمیم داری کا ہدیہ۔ ضریس۔ ملاوح ابحر۔ سبحہ کہ اسکو تاجران یمن سے خریدا تھا اور گھوڑ دوڑ فرمائی اور تین بار متواتر سب کے آگے نکلا۔ پس اسکے منہ پر آپ نے ہاتھ پھیرا اور فرمایا مَا اَنْتَ اِلَّا بَحْرٌ کہ تو تو بحر ہے۔ یعنی وہ کشادہ قدم گھوڑا جو تیز رفتار ہو۔

تین راس خچر تھے۔ دُلدُل بجملہ ہدایائے مقوقس اور یہ اول خچر ہے جسپر بزمانہ اسلام آپ نے سواری فرمائی۔ فضہ کہ اسکو حضرت صدیق سے قبول فرمایا۔ ایلیہ یعنی پادشاہ ایلہ کا ہدیہ ایک دراز گوش تھا جسکا نام یعفور تھا۔

جنس گاؤ مین کسی چیز کا سرکار نبوی مین ہونا منقول نہین۔ البتہ بکری عدد او ٹنیان دودھ دینے والیاں تھین جو

مدینہ کے قریب موضع غابہ مین رہتی تھین اور ایک اونٹنی شیر دار بنی عقیل کے مولشیون مین سے حضرت سعد بن عبادہ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہدیہ بھیجی تھی اور ایک اونٹنی تھی جسکا نام قصوی یا قصواء تھا کہ اسپر آپ نے سفر ہجرت پورا فرمایا۔ اور جب وحی نازل ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بجز قصوی کے کوئی جانور برداشت نکر سکتا کہتے ہین کہ عضباء اور جدعاء اسیکے نام تھے۔ ایکبار آپ نے اسپر سوار ہو کر ایک اعرابی کے اونٹ سے دوڑ فرمائی اور وہ اونٹ آگے نکلگیا مسلمانون پر یہ امر بہت شاق ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لازم ہے حق تعالی پر کہ کوئی چیز امور دنیا مین غالب نہین آتی مگر اسیکو کسیوقت مغلوب فرماتا ہے"۔ یعنی جو چیز ہمیشہ غالب آتی اور بازی لیتی رہی ہو پس کبھی نہ کبھی اسکا مغلوب اور زیر ہونا بھی ضروری ہے تاکہ تکبر نہو اور ناز ٹوٹ جائے۔ اور قدرتِ حق کا ظہور ہو۔

سرکار نبوی مین ستو راس بکریان تھین اور ایک بکری تھی جو آپ کے دودھ پینے کیلئے مخصوص کر رکھی گئی تھی۔ اور ایک مرغ تھا سفید جو صبح کو اذان دیتا تھا۔

ہتھیار و اسلحہ ہائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو عدد تلوار تھین۔ منجملہ انکے ذوالفقار کہ بدر کے مال غنیمت مین قبیلۂ بنی الحجاج کے اموال مین حاصل ہوئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا تھا کہ اسکی ایک جانب شکستگی واقع ہوئی اور اسکی تعبیر آپ نے بیان فرمائی کہ مسلمانون کو ہزیمت پیش آئیگی۔ چنانچہ جنگ احد مین یہ تعبیر پوری ہوئی۔ تین تلوارین بنی قینقاع کے اموال مین حاصل ہوئین جنکے نام قلعی۔ بتار اور حتف تھے۔ مخذم۔ رسوب اور ایک تلوار جو ترکہ پدری مین حاصل ہوئی اور عضب کہ سعد بن عبادہ نے نذر گذرانی اور قضیب جو سب سے پہلی شمشیر ہے جسکو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمایل کیا۔ اور آپکے پاس چار نیزے تھے جنمین ایک کا نام مثنی تھا اور باقی تین نیزے بنی قینقاع سے حاصل ہوئے اور ایک نیم نیزہ یعنی چھوٹا سا نیزہ تھا جو عیدین مین آپکے آگے اٹھایا جاتا تھا۔ اور ایک چھڑی تھی سر مڑی ہوئی ایک ہاتھ لانبی۔ اور ایک نیم عصا یعنی چھوٹی لٹھیا تھی جسکا نام عرجون تھا۔ اور ایک پتلی لاٹھی تھی کہ اسکا نام ممشوق تھا۔ اور چار کمانین تھین اور ایک ترکش تھا اور ایک ڈھال کہ اسپر کرگس کی تصویر تھی اور حضرت کی خدمت مین ہدیۃً آئی تھی۔ آپنے ہر دو دست مبارک اسپر رکھے اور وہ تصویر معدوم و محو ہوگئی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نعل و قبیعہ حضرت کی شمشیر کا چاندی کا تھا اور نعل و قبیعہ کے درمیان بھی چند حلقے نقرئی تھے۔ قبیعہ تو اسکا نام ہے جو پکڑنے کی جگہ کے قریب چاندی وغیرہ کا بناتے ہین اور نعل وہ شے جو شمشیر کی باریک جانب یعنی دھار کیطرف چاندی وغیرہ کی بناتے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو زرہ تھین جو ہتیار ہائے بنی قینقاع سے ہاتھ آئی تھین۔ ایک کا

نام سُعدِیہ تھا اور دوسری کا فضّہ اور ایک زرہ تھی جسکا نام ذات الفضول تھا کہ اسکو جنگ حنین کیدن پہنا اور کہتے ہین کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زرہ داؤدی بھی تھی جسکو حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کرنیکے دن پہنا تھا۔ نیز آپکے پاس ایک خود تھا کہ اسکو ذوالسبوغ کہتے تھے۔ اور ایک چمڑہ کی پیٹی تھی جو کمر سے باندھتے تھے اور اس مین تین حلقے چاندی کے تھے۔ اور نشان یعنی عَلَم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید تھا۔

پارچہائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جس وقت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو یمنی دو چادرین چھوڑین جو حبرہ کہلاتی ہین (اور آجکل اسکو مقفّف کہتے ہین) اور ایک تہمد یمانی اور دو جامہ یعنی چادر و تہمد کا مجموعہ صُحاری اور ایک قمیص یعنی کرتہ صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جُبہ یعنی چوغہ یمنیہ اور ایک خمیصہ یعنی علمدار چادر جسپر نقوش تھے اور ایک گلیم یعنی کملی سفید اور تین یا چار کلاہ خورد جو اونچی نہ تھین۔ اور ایک لحاف یعنی اوڑھنے کا کپڑہ جو کہ ورس مین رنگا ہوا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چرمی تھیلہ یعنی ظبراق تھا کہ اسمین آئینہ اور ہاتی دانت کا کنگھا اور سرمہ دانی اور مقراض و مسواک رکھا کرتے تھے۔ اور بستر آپ کا چمڑہ کا تھا کہ اس مین روئی کی جگہ لیف خرما یعنی کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ ایک پیالہ تھا جو تین جگہ چاندی کے پترون سے مضبوط کیا ہوا تھا۔ اور ایک پیالہ تھا پتھر کا اور ایک بڑا برتن تھا پیتل کا کہ اسمین مہدی و وسمہ طیار کیا جاتا تھا تاکہ جسوقت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرِ مبارک مین گرمی کا اثر محسوس ہو تو اسکو سر پر رکھین۔ اور ایک پیالہ تھا بلوری اور ایک برتن تھا پیتل کا غُسل کیلئے اور ایک بڑا پیالہ تھا متفرق ضروریات کیلئے۔ اور ایک پیمانہ تھا کہ صدقۂ فطر اس سے ناپ کر دیا جاتا اور وہ مُد تھا یعنی چہارم صاع کہ گیہون صدقۂ فطر مین دیئے جاتے تو دو مد بھر کر نصف صاع کر کے دیئے جاتے اور جو وغیرہ پورے صاع کے چار مُد بھر کر۔ ایک انگشتری تھی چاندی کی کہ اسکا نگین بھی نقرئی تھا اور اسپر محمد رسول اللہ کندہ تھا اور ایک قول کے موافق نگین لوہے کا تھا کہ نگینہ کو حلقہ کے ساتھ وصل کرنیکی جگہہ چاندی سے مضبوط کر دی گئی تھی اور دو سادہ موزے نجاشی نے حضرت کی خدمت مین ہدیۃً بھیجے تھے کہ حضرت نے انکو استعمال فرمایا اور پہنا۔ اور ایک کملی تھی آپکے پاس سیاہ اور ایک عمامہ کہ اسکو سحاب کہتے تھے اور دو عدد جامے تھے کہ روزمرہ کے جامون کے علاوہ نماز جمعہ کیلئے علیحدہ رہتے تھے۔ اور ایک رومال تھا کہ وضو کے بعد کبھی استعمال فرماتے اور روئے مبارک کا پانی پونچھتے تھے۔

معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے بڑا اور شاندار معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن مجید ہے کہ کوئی بشر بھی اسکی ایک سورت کا مثل

کبھی نہیں بنا سکتا اور آس مین گذشتہ و آیندہ زمانہ کی سچی خبرین مذکور ہین ۔ اور منجملہ معجزات کے شق[2] صدر ہے کہ بچپن کے
زمانہ مین فرشتون نے آپکے سینۂ مبارک کو چاک کیا اور اسمین علم و ایمان و دانشوری و حکمت بھری ۔ از انجملہ یہ کہ لوگون کو
آپنے معراج[3] اور اسرا کے قصہ کی اور بیت المقدس مین جانیکی اطلاع دی پس کفار نے جھٹلایا اور مذاق اوڑایا اور وہ
علامتین بیت المقدس کی آپ سے امتحاناً دریافت کین جنکو حضرت نے تامل و غور سے نہ دیکھا تھا ۔ مثلاً یہ کہ اسمین کتنے
درہین اور کتنی سیڑھیان وغیرہ تو حق تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بیت المقدس کو منکشف فرمایا تاکہ اہل عرب جو کچھ
اسکے متعلق دریافت کرین آپ اسکو ملاحظہ فرما کر بتاتے رہین ۔ از انجملہ شق القمر[4] ہے کہ انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو
ٹکڑے ہو گئے اور جبل ابو قبیس کے ادھر ادھر نظر آئے ۔ قریش[5] نے باہم معاہدہ کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شہید
کردین ۔ مگر جب آنحضرت[6] دولتکدہ سے باہر تشریف لائے تو جماعت دشمنان کی نگاہین زمین پر جا پڑین اور جسطرح اونگھ
کی حالت ہوتی ہے سب کی ٹھوڑیان سینون مین جا لگین ۔ آنحضرت انکے سامنے کو گذرے اور اس سرنگون گروہ کے سرون
پر کھڑے ہو کر ایک مٹھی خاک لی اور شاهت الوجوه (ذلیل و رسوا ہون یہ چہرے) فرما کر انکے موہون پر ڈالدی پس
جسکے بھی آنکھون مین اسکا کوئی سنگریزہ پڑا وہ جنگ بدر مین مقتول ہوا اور کوئی نہ بچا کہ جسکی آنکھ مین مٹی پڑی ہو اور
بذلت و خواری بدر مین قتل نہو ہو ۔ جنگ حنین[7] کیدن ایک مٹھی خاک آپنے لیکر دشمنون کے منہ کیطرف پھینکی اور اس
گروہ کو حق تعالیٰ نے شکست و ہزیمت دی ۔ جب ہجرت[8] کے سفر مین غار ثور کے اندر آپ چھپے تو مکڑی نے غار کے
دروازہ پر جالا تنا تاکہ کفار سمجھین کہ غار مین کوئی نہین ہے کیونکہ غار مین جانیسے مکڑی کا جالا قائم رہنا محال ہے ۔
بوقت ہجرت سراقہ بن مالک نے جب آپ کا تعاقب کیا تو سخت پتھریلی زمین مین اسکے گھوڑے کے چارون پاؤن دھنس گئے
جب[9] بکری کے بچے پر جو کہ گیابھن نہوئی تھی آپ نے دست مبارک پھیرا تو اسنے دودھ دیا اور اسیطرح سفر ہجرت مین ام
معبد کی بکری نے دست مبارک پھیرنیسے دودھ دیا ۔ حالانکہ اسوقت وہ دودھ نہ دیتی تھی حضرت عمر[10] رضی اللہ عنہ کیلئے آپنے
دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ انکے ذریعہ اسلام کو غلبہ بخشیگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ۔ حضرت علی[11] کرم اللہ وجہہ کی آنکھ مین درد
اور آشوب کی تکلیف تھی ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ انکی آنکھ سے گرمی و سردی کی
تاثیر دور فرما دے اور لعاب دہن مبارک انکی آنکھ مین ڈالا اسیوقت شفا ہو گئی اور اسکے بعد کبھی تا زیست انکی آنکھ
مین درد نہین ہوا ۔ حضرت[12] قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین زخم ہو گیا تھا کہ ڈھیلا باہر نکل پڑا اور پانی بنکر رخسارہ پر
بہتا تھا اور گلکر گھلا جاتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھ کو اسکی جگہ پر رکھدیا ۔ فوراً صحت ہو گئی اور یہ
آنکھ دوسری سے زیادہ خوبصورت و جمیل اور ہر طرح بہتر رہی ۔ حضرت عبد اللہ[13] بن عباس کیلئے آپ نے دعا فرمائی کہ
یا اللہ انکو قرآن کی تحقیق اور دین کی سمجھ و تفقہ عطا فرما چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عبد اللہ علم تفسیر و تفقہ مین بے نظیر
تھے ۔ حضرت جابر[14] پر قرض زیادہ تھا اور کھجور جس سے اداء قرض مطلوب تھا بہت کم تھی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے خرمن تمر پر آکر دعا فرمائی اور حکم دیا کہ قرضخواہان کو ادا کرنا شروع کرو۔ چنانچہ تمام قرض ادا ہو گیا اور تیرہ وسق یعنی چھ سو اسی صاع جو تخمیناً پینسٹھ [65] من یا تیرہ [13] بار شتر ہوتے ہین اہل و عیالِ جابر کیلئے بچ بھی رہے۔ [15] حضرت جابر کا اونٹ ماندہ و سست رفتار تھا کہ سب کے پیچھے رہتا اور مار مار کر چلایا جاتا تھا۔ حضرتؐ نے دعا فرمائی تو وہ اتنا تیز رفتار ہوا کہ ہمیشہ سب کے آگے رہتا اور روکے سے بدقت [16] رکتا تھا۔ حضرت انس یعنی اپنے خادم خاص کیلئے آپؐ نے زیادتی عمر و مال و اولاد کی دعا فرمائی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بہت زیادہ صاحب عمر و مال و اولاد ہوئے۔

[17] بوقت خطبۂ جمعہ بارش کی دعا کی حالانکہ اسوقت آسمان پر ایک بالشت برابر بھی ابر نہ تھا مگر متواتر ہفتہ بھر بارش ہوئی کہ دوسرے جمعہ کو لوگون نے بارش بند ہونیکی دعا چاہی تب آپ نے دفع باران کی دعا کی۔ حالانکہ اسوقت ایک بالشت برابر بھی آسمان نظر نہ آتا تھا مگر دھوپ نکل آئی اور فوراً بادل پھٹ گیا۔ [18] عتبہ بن ابی لہب کیلئے ہلاکت کی بد دعا فرمائی چنانچہ ملک شام کے توابع مقام زوراء مین اسکو شیر نے پھاڑا۔ [19] ایک بدو کو آپ نے اسلام کی دعوت دی۔ اسنے جواب دیا کہ آپ کی نبوت کا گواہ کون ہے جو گواہی دے۔ آپنے فرمایا کہ ہان یہ درخت گواہی دیگا جو سامنے نظر آرہا ہے۔ اسکے بعد آپنے اس درخت کو طلب فرمایا۔ فوراً اسنے تعمیل کی اور انسان کیطرح چلکر سامنے آیا۔ آپنے اپنی گواہی چاہی تو اسنے تین مرتبہ گواہی دی اسکے بعد اپنی جگہ واپس ہوا۔ [20] ایکبار آپ نے دو متفرق درختون کو باہم ملجانے کا حکم دیا اور وہ دونون انسان کیطرح اپنی جگہ سے چلکر بیچ مین ایکدوسرے سے آملے اور اسکے بعد پھر جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ واپس ہوئے۔ [21] حضرت انس کو چند درختہائے کھجور کے پاس جانیکا ایکبار حکم دیا اور فرمایا کہ ان سے کہو کہ رسول اللہ تمکو حکم دیتے ہین کہ باہم اکٹھے ہو جاؤ۔ چنانچہ سب اکٹھے ہو گئے اور جب انکی آڑ مین آنحضرتؐ حاجت ضروریہ سے فارغ ہو چکے تو انس سے فرمایا کہ ان سے کہدو کہ اپنی جگہ چلے جاوین چنانچہ سب اپنی اپنی جگہ لوٹ گئے۔ [22] ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے کہ ایک درخت آہستہ آہستہ زمین کو کاٹتا ہوا آپکے قریب آکھڑا ہوا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو صحابہ نے قصہ عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اس درخت نے حق تعالی سے اجازت چاہی تھی کہ مجکو سلام کرنیکے لئے حاضری کی اجازت ملے چنانچہ اسکو اجازت ملی اور اسنے اپنا شوق پورا کیا۔ [23] جس شب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو پتھرون اور درختون نے آپکو سلام کیا کہ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ [24] خود حضرت نے فرمایا ہے کہ مین اس پتھر کو پہچانتا ہون جو مکہ مین مجھپر سلام کیا کرتا تھا میری بعثت سے پہلے۔ [25] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ممبر چوبی طیار ہوا تو وہ ستون جسپر آپ ٹیک لگاکر خطبہ پڑھا کرتے تھے نالہ و فریاد کرنے لگا چنانچہ اسکا نام حنانہ ہوا۔ [26] سنگریزہ نے آپکے دستِ مبارک مین تسبیح پڑھی۔ اسیطرح طعام نے تسبیح پڑھی یعنی سبحان اللہ کہا۔ [28] کفار نے بکری کے گوشت مین زہر ملا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا پس اس گوشت نے آپکو خبر دی کہ میرے اندر زہر ہے۔ [29] ایک اونٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میرا مالک مجکو چارہ کم دیتا اور کام زیادہ لیتا ہے۔ [30] ہرنی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین

درخواست کی کہ مجکو شکاری کی قید سے رہائی وخلاصی دیجیے کہ اپنے دو بچّون کو دودھ پلا آؤن۔ اسکے بعد واپس آجاؤنگی
چنانچہ حضرت نے اس کو رہائی دی اور اسنے کلمۂ شہادت پڑھا اور حسب وعدہ واپس آئی۔ [۳۱] جنگ بدر کیدن آپنے
فرمایا کہ اسجگہ فلان کافر قتل ہوگا اور اسجگہ فلان کافر چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جس جگہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس کافر کا مقتل قرار دیا اسنے اس جگہ سے مطلق تجاوز نہ کیا۔ [۳۲] آپنے خبر دی کہ میری اُمت کا ایک گروہ دریا مین کفار
پر جہاد کریگا اور ام حرام بھی انھین ہونگی چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا۔ [۳۳] آپ نے خبر دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک
بلائے شدید پیش آئیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسی فتنہ مین آپ شہید ہوئے۔ [۳۴] انصار رضی اللہ عنہم کو آپنے اطلاع
دی کہ میرے بعد تمکو یہ دیکھنا نصیب ہوگا کہ لوگ دوسرونکو تمپر ترجیح دینگے چنانچہ زمانہ معاویہؓ مین یہ صورت پیش
آئی۔ [۳۵] حضرت حسن کے متعلق آپنے اطلاع دی کہ میرا یہ فرزند سیّد و سردار ہے اور قریب ہے کہ حق تعالیٰ مسلمانونکے دو بڑے
گروہون مین اسکے سبب صلح کرائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ [۳۶] اسود عنسی کذّاب مدعی نبوت کے متعلق جس رات وہ قتل ہوا اسی
شب آپ نے اطلاع دی کہ اسکا قاتل فلان ہے حالانکہ وہ صنعاء مین تھا جو یمن کا ایک شہر ہے۔ [۳۷] ثابت بن قیس کے
متعلق آپ نے فرمایا کہ یَعِیْشُ حَمِیْدًا وَّیُقْتَلُ شَہِیْدًا کہ پسندیدہ بنکر زندگی گذاریگا۔ اور شہید ہوکر مقتول ہوگا چنانچہ
جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ [۳۸] ایک شخص مرتد ہوکر مشرکین سے جاملا۔ جب آنحضرت کو اطلاع ملی کہ وہ مرگیا تو آپنے فرمایا
کہ زمین اسکو قبول نہ کریگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بار بار اسکو دفن کیا اور زمین نے باہر پھینک پھینک دیا۔ [۳۹] ایک شخص (از راہ
تکبر و عادت جاہلیت) بائین ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے
بہانہ کیا اور کہا کہ یارسول اللہ مین داہنے ہاتھ سے کھا نہین سکتا۔ آپنے فرمایا بہتر ہے نہ کھا سکو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اسکے
بعد وہ شخص اپنے داہنے ہاتھ کو مُنہ تک لے ہی نہ جا سکا۔ [۴۰] فتح مکّہ کے دن آپ مسجد الحرام مین داخل ہوئے اور بت جو کعبہ
کے اردگرد لگے ہوئے تھے انکی طرف چھڑی سے جو دستِ مبارک مین تھی آپ اشارہ فرماتے اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
کہتے جاتے تھے۔ کہ حق آیا اور باطل ملیامیٹ ہوا۔ اور وہ بت اوندھے مُنہ زمین پر گرتے جاتے تھے۔ [۴۱] مازن بن عضوبہ ایک
بت کے پیٹ سے یہ اشعار سنتے تھے۔ یَا مَازِنُ اسْمَعْ تُسَرّ + ظَهَرَ خَيْرٌ وَّبَطَنَ شَرّ + بُعِثَ نَبِيٌّ مِّنْ مُّضَر + بِدِيْنِ اللّٰہِ
الْكُبَر + فَدَعْ نَحِيْتًا مِّنْ حَجَر + تَسْلَمْ مِنْ حَرِّ سَقَر + یعنی اے مازن سن خوشی کی بات کہ خیر کا ظہور ہوا اور شر مستور
ہوا۔ بنی مضر قبیلہ سے نبی مبعوث ہوا جو بزرگ خدا کا دین لایا۔ لہذا پتھّر کی گھڑی ہوئی مورتون کو چھوڑ کہ جہنم کی حرارت
سے محفوظ رہے۔ اور دوسری مرتبہ یہ اشعار سُنے۔ اَقْبِلْ اِلَیَّ اَقْبِلْ + تَسْمَعْ مَا لَا تَجْهَلْ + هٰذَا نَبِيٌّ مُّرْسَلْ + جَآءَ بِحَقٍّ
مُّنَزَّلْ + فَآمِنْ بِهٖ كَيْ تَعْدِلْ + عَنْ حَرِّ نَارٍ تُشْعَلْ + وَقُوْدُهَا بِالْجَنْدَلْ + کہ میری طرف توجہ کر اور قبول کر۔ ایسی
بات سناؤن جس سے انجان رہنا مناسب نہین۔ یہ نبی ہین جو وحی منزّل دیکر بھیجے گئے ہین۔ پس ایمان لے آتا کہ
اس آگ سے بچا رہے جو سُلگ رہی ہے اور جسکا ایندھن سخت پتھر ہین۔ اور یہی مازن بن عضوبہ کے اسلام لانے کا سبب

ہوا۔ سوادؓ[۴۲] بن قاصب بزمانہ جاہلیت کاہن تھے کہ جنات[۴۳] و شیاطین انکو واقعات آیندہ کی اطلاعین دیتے اور یہ انکو لوگون
پر ظاہر کرکے سکۂ غیب دانی جماتے تھے۔ ایک جن نے متواتر تین شب انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکی
اطلاع دی اور بار بار کہا کہ حضرت کے دین کا اتباع کرنا چاہیے چنانچہ اس خبر کے بموجب یہ حاضر خدمت ہوئے اور
اسلام لائے۔ ایک سوسمار[۴۳] یعنی گوہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی دی۔ غزوۂ خندق[۴۴] کے دن ایک
صاع جو جسکی مقدار تقریباً سوا تین سیر ہوتی ہے آپنے ایکہزار نفر کو کھلائے کہ سب سیر ہوگئے اور کھانا پہلے سے بھی
زیادہ بچا ہوا نظر آیا۔ ایک مرتبہ[۴۵] لشکر اسلام کا زادِ راہ قریب ختم پہونچ گیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس
جو کچھ بھی زادِ راہ بچا ہوا تھا منگا کر سب کو اکھٹا کیا اور برکت کی دعا فرماکر سارے لشکر مین تقسیم کردیا اور وہ سبکو کافی
ہوگیا۔ ابوہریرہ[۴۶] ایک مٹھی چھوارے حضرت کی خدمت مین لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لئے ان چھوارون
مین برکت کی دعا فرما دیجیے۔ پس حضرت نے دعا فرمائی۔ ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مین نے ان چھوارونکو تھیلہ مین رکھ لیا۔ اور
جب چاہتا اسمین سے نکالتا مگر وہ تمام نہوتے تھے۔ کئی وسق تو راہِ خدا مین تقسیم کرچکا اور ہمیشہ کھاتا اور کھلاتا رہا
یہان تک کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا سانحہ پیش آیا۔ اور اسدن وہ برکت گم اور ختم ہوگئی۔ ثرید[۴۷] کے ایک پیالہ پر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اہلِ صفہ کی دعوت کردی۔ ابوہریرہ کہتے ہین کہ مین زبان سے تو کچھ نہ کہتا مگر بار بار
سامنے حاضر ہوتا تھا کہ مجھکو بھی بلائیں۔ ایسا نہو کہ ختم ہوجائے۔ یہان تک کہ تمام اہل صفہ فارغ ہوکر اٹھ لئے اور
پیالہ کے کنارہ مین کچھ یونہی ثرید باقی تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو چار طرف سے پونچھ پانچھ کر دستِ
مبارک کی انگلیون پر رکھا اور فرمایا لو ابوہریرہ ببرکت تمام خدا کھاؤ۔ ابوہریرہ کہتے ہین قسم ہے خدائے پاک کی
کہ مین کھاتا رہا یہان تک کہ شکم سیر ہوگیا۔ سفر[۴۸] مین پانی کی قلت کیوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ مین پانی
رکھکر دستِ مبارک اسمین رکھدیا اور آپکی انگلیون سے پانی جاری ہوا یہان تک کہ چودہ سو[۱۴۰۰] نفر کا لشکر مع اپنے
چوپاؤن کے سب سیراب ہوگئے۔ اور وضو و غسل وغیرہ تمام ضروریات سے فارغ ہوئے۔ ایک مرتبہ[۴۹] صحابہؓ ایک پیالہ لائے
جسمین ذرا سا پانی تھا۔ آپ نے چاہا کہ اسمین دستِ مبارک رکھین مگر گنجایش نہ تھی پس آپ نے چار انگلیان اسمین
رکھین اور صحابہ سے فرمایا کہ آؤ اور پانی لو چنانچہ سب نے وضو کرلیا حالانکہ ستر و اسّی کے درمیان تعداد تھی۔
غزوۂ تبوک[۵۰] مین پانی پر گذر ہوا جو اتنا قلیل تھا کہ صرف ایک نفر کو سیراب کرسکتا تھا۔ حالانکہ سارا لشکر پیاسا تھا
پس صحابہ نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر پانی کی شکایت کی۔ آپنے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر فرمایا کہ اس
تیر کو اس پانی مین گاڑدو۔ صحابہ نے ایسا ہی کیا۔ پس پانی نے ابلنا شروع کیا۔ یہان تک کہ تیس[۳۰] ہزار نفر کا لشکر
سیراب ہوگیا اور پانی مین کمی نہیں آئی (اب بھی وہ مقام موجود ہے اور بندہ نے زیارت کی ہے۔ کتنا ہی خرچ کرو پانی نہ
ٹوٹتا ہے نہ کم ہوتا ہے۔ حالانکہ چھوٹا سا حوض نظر آتا ہے) ایک قوم[۵۱] نے حاضر خدمت ہوکر شکوہ کیا کہ ہمارے کنوئین

کا پانی کھاری ہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لیچلے یہان تک کہ اس کنوئین پر پہونچے اور اسپر کھڑے ہوکر لعاب دہن مبارک اسمین ڈالا۔ چنانچہ فوراً شیرین پانی جاری ہو گیا۔ اور اتنا ہوا کہ جتنا بھی کھینچتے تھے پانی اسکا ٹوٹتا نہ تھا۔ [52] ایک عورت اپنا بچہ لیکر حاضر خدمت ہوئی جسکے سر پر بوجہ گنج کے بال نہ تھے۔ آپنے دست مبارک اسکے سر پر پھیرا پس فوراً بال سارے سر پر جم آئے اور مرض گنج دور ہو گیا۔ اہل یمامہ نے یہ قصہ سنا تو وہانکے باشندون مین ایک عورت اپنے بچہ کو مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے پاس لائی کہ وہ بھی معجزہ دکھائے۔ پس اسنے جو بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تو سر کے بال جو موجود تھے وہ بھی اڑ گئے اور بالکل گنجا ہو گیا۔ بلکہ یہ مرض اسکی نسل مین باقی رہا۔ [53] جنگ بدر کیدن حضرت عکاشہ کی شمشیر ٹوٹ گئی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اٹھاکر انکے حوالہ کی چنانچہ اس لکڑی نے تلوار کا کام دیا اور وہ ہمیشہ عکاشہ کے پاس رہی۔ [54] غزوہ خندق کیدن خندق کھودنے مین ایک سنگی پشتہ نکلا کہ ہر چند اسپر کھدال مارتے مگر اثر نہ ہوتا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور کھدال ماری وہ تودہ خاک ہوکر پاش پاش ہو گیا۔ [55] ابورافع کا پاؤن صدمہ سے ٹوٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اسپر پھیر دیا وہ فوراً ایسا درست ہو گیا گویا کہ کبھی کوئی بیماری پیش ہی نہ آئی تھی۔ غرض معجزات سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اتنے ہین کہ کوئی کتاب انکا احاطہ کر سکتی ہے نہ شمار مین آ سکتے ہین (اضافہ چند معجزات از مترجم)

[56] ابوہریرہ بھوک کی وجہ سے حضرت کے ساتھ ہولئے اور حضرتؐ نے سمجھ لیا کہ بھوکے ہین۔ دولتکدہ پر تشریف لائے تو کسی نے ایک پیالہ دودھ ہدیۃً حضرتؐ کی خدمت مین بھیجا تھا حضرتؐ نے اسکو ہاتھ مین لیا اور ابوہریرہؓ سے کہا کہ اہل صفہ کو بلا لاؤ۔ انکو اسقدر بھوک تھی کہ چاہتے تھے سب مجکو پلا دین کہ کچھ تو سیری ہو مگر کچھ کہہ نہ سکے تعمیل حکم مین سبکو بلا لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین کے ہاتھ سے پلوانا شروع کیا جب سب فارغ ہو گئے تو ان سے فرمایا کہ لو ابوہریرہ اب تم پیو۔ چنانچہ انہون نے پیا اور حضرت بار بار فرماتے رہے کہ اور پیو ابھی اور پیو حتیٰ کہ چھک گئے تب باقیماندہ حضرت نے پی لیا۔ اور اسوقت پیالہ خالی ہوا۔ [57] جسدن نجاشی کا حبشہ مین انتقال ہوا آپ نے مدینہ مین صحابہ کو اسکی اطلاع دی اور غائبانہ نماز جنازہ باجماعت ادا فرمائی۔ [58] غزوہ موتہ کے قصہ مین خبر آنیسے قبل آپ نے مدینہ مین صحابہ کو اطلاع دی کہ زید نے علم سرداری لیا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے لیا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے انکے بعد سیف اللہ (خالد بن ولید) نے لیا اور فتح حاصل ہوئی۔ چنانچہ بعد مین اسیطرح واقعہ کی اطلاع آئی۔ [59] ابوہریرہ اپنی مان کے اسلام کے متمنی تھے دعوت اسلام کرتے مگر وہ مشرکہ تھی ایمان نہ لاتی تھی۔ آخر ایکدن سمجھایا تو اسنے حضرت کی شان مین کلمہ گستاخی کہا۔ یہ روتے ہوئے حضرت کی خدمت مین آئے اور دعا چاہی آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یا اللہ ابوہریرہ کی مان کو ہدایت دے۔ یہ دعا لیکر ابوہریرہ خوش خوش گھر آئے۔ دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ اندر سے مان نے پاؤن کی آواز سنکر کہا وہین ٹھیرو اے ابوہریرہ اور انہون نے نہانے مین پانی گرنے کی آواز سنی۔ تھوڑی دیر بعد مان نے نہا کر کپڑے

پھینکر کواڑ کھولے اور کہا اے ابوہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ابوہریرہ
فرطِ مسرت سے روتے ہوئے حاضرِ خدمت ہوئے اور مژدہ سنایا حضرت حمدِ الٰہی بجالائے۔ [۶۰] حنظلہ بن جذیم کے سر پر
ہاتھ رکھا اور دعاءِ برکت فرمائی۔ پس اگر کسیکے منہ پر یا بکری کے تھن پر ورم ہوتا تو جس جگہ سر پر حضرت نے ہاتھ پھیرا تھا وہ
ورم کی جگہ اس سے مس کیجاتی تو ورم جاتا رہتا تھا۔ [۶۱] حبیب بن فدیک کے باپ کی آنکھ مین پھُلی پڑ گئی تھی حضرت نے دم کیا
تو فوراً اچھی ہوگئی حتّٰی کہ اسّی برس کی عمر مین سوئی کے اندر ڈورا پروتے تھے۔ [۶۲] جابر حضرت کے ساتھ سفر مین تھے ایک گاؤن
پر گذر ہوا۔ وہان کے لوگ آپکی آمد کے انتظار و شوق مین باہر لبِ راہ کھڑے تھے۔ جب آپ وہان پہونچے تو انہون نے عرض
کیا کہ حضرت ہمارے گاؤن مین ایک عورت ہے اسپر جن عاشق ہو گیا اور اسپر آ چڑھتا ہے۔ حضرت نے اسکو بلا کر فرمایا کہ اے
جن تو جانتا ہے مین کون ہون مین محمد رسولِ خدا ہون اس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا۔ فوراً وہ عورت ہوشیار ہو گئی اور
نقاب منہ پر کھینچ لیا۔ [۶۳] ابو ایوب کی بخاری مین چھوارے بھرے ہوئے تھے کہ ایک جنّیہ اسمین سے چرا کر لیجایا کرتی تھی انہون
نے حضرت سے شکوہ کیا آپ نے فرمایا اب آوے تو اس سے کہنا بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ کہ اللہ کا نام لیکر کہتا
ہون کہ چل رسول اللہ بلاتے ہین۔ انہون نے ایسا ہی کیا اور اسکو گرفتار کرلیا۔ پھر اسکے قسم کھانے پر کہ اب نہ آونگی چھوڑ
دیا۔ دوبارہ پھر آئی اور پھر پکڑا اور قسم پر چھوڑ دیا۔ تیسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا اور ابکے اسنے قسم کھا کر نہ آنے کا
پختہ وعدہ کیا اور بتایا کہ آیت الکرسی شیاطین و جنّات سے حفاظت و امن کا سبب ہے۔ اسکے بعد پھر وہ کبھی نہ آئی۔
[۶۴] آپ ایک باغ مین تشریف لیگئے وہان ایک اونٹ تھا شریر و سرکش کہ جس آدمی کو دیکھتا اسپر حملہ کرتا تھا۔ آپ نے
اسکو بلایا وہ آیا اور آپ کو سجدہ کیا۔ آپ نے اسکی ناک مین مہار ڈالدی [۶۵] حضرت سفینہ بحری سفر مین تھے کہ کشتی
ٹوٹی اور یہہ تختہ پر بہتے ہوئے ایک نیستان مین اترے وہان انکو شیر ملا جو انکی طرف بڑھا۔ انہون نے کہا کہ مین
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہون۔ پس اسنے کندھا اپنا انکے بدن پر مارا اور ساتھ ہو لیا
یہان تک کہ راستہ پر لا کھڑا کیا۔ اسکے بعد ذرا دیر کھڑا ہو کر باریک باریک کچھ آواز کرتا رہا اور میرے ہاتھ سے
اپنی دم کو مس کیا مین سمجھ گیا کہ مجھے رخصت کرتا ہے۔ [۶۶] کسریٰ شاہ فارس نے والا نامہ چاک کیا۔ آپ نے فرمایا خدا
اسکو پارہ پارہ کریگا۔ چنانچہ چند ہی روز بعد مقتول ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہوا۔ [۶۷] ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پانی پینے کی ضرورت ہوئی تو حضرت عمر بن اخطب جمجمہ مین پانی لائے اتفاق سے پانی مین بال تھا۔ حضرت بن اخطب کی
اسپر نظر پڑی اور اسکو نکال کر پانی پیش کیا۔ حضرت نے انکو دعا دی اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ کہ یا اللہ جسطرح انہون نے پانی کو
صاف کیا ہے انکو جمال بھی عطا فرما۔ چنانچہ انکی عمر ترانوے [۹۳] برس کی ہوگئی مگر داڑھی کے اور سر کے بال سیاہ ہی رہے۔
[۶۸] حضرت عمرو بن الحمق نے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دودھ پیش کیا۔ آپنے اسکو پیا اور
دعا دی اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْهُ بِشَبَابِهٖ۔ یا اللہ انکو جوانی سے منتفع فرما۔ چنانچہ حضرت عمرو کی عمر اسّی سال کی ہوئی مگر بال کوئی

سفید نہوا۔ اسیطرح[۶۹] ایک یہودی نے ایک مرتبہ آپکے مویشی کا دودھ دوہ دیا۔ آپ نے اسکو دعا دی اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ تو عمر بھر اسکے بال سیاہ رہے۔ حضرت قتادہ بن نعمانؓ ایک بار حاضر خدمت ہوئے اور انکی آنکھیں سپید تھیں کہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نے حال پوچھا تو انھون نے عرض کیا کہ اونٹ کی داشت کر رہا تھا بے خبری مین سانپ کے انڈون پر پاؤن جا پڑا اور فوراً اندھا ہوگیا کہ کچھ بھی دکھائی نہین دیتا۔ حضرتؐ نے انکی آنکھون پر دم کیا اور فوراً بینائی حاصل ہوگئی اور عمر بھر یہ حالت رہی کہ اسّی برس کی عمر مین سوئی کے اندر ڈورا پرویا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ[۶۳] سال کی عمر مین وفات پائی (اقوال مختلف بھی ہین) دن دوشنبہ تھا اور وقت چاشت اور تاریخ بارہ[۱۲] ربیع الاول۔ آپ بیمار رہے چودہ[۱۴] دن اور مدفون ہوئے شب چہارشنبہ مین۔ وقتِ وصال قریب ہوا تو آپکے پاس پانی کا پیالہ رکھا ہوا تھا بار بار اسمین ہاتھ ڈال کر دستِ مبارک کو چہرہ پر پھیرتے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ بار الٰہا موت کی تکالیف پر مدد فرما۔ جب روح مبارک پرواز ہوئی تو حاضرین خانہ نے یمنی چادر حبرہ آپ کو اوڑھا دی اور بروایتے فرشتون نے اوڑھائی۔ اسوقت بعض صحابہ نے تو غلبۂ بیطاقتی سے آپکی موت ہی کا انکار کیا۔ جیساکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گونگے ہو گئے کہ کچھ نہ بول سکے اور ششدر و مبہوت ہوکر رہگئے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ جا ماندہ ہوئے۔ اور حضرت عباس و ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی صحابی مستقل و صابر اس سانحہ ہائلہ مین نہین ہوا۔ اسکے بعد دروازۂ حجرہ شریفہ سے لوگون کی ایک آواز سُنائی دی کہ آنحضرت کو غسل مت دینا کیونکہ آپ طاہر و مطہر تھے۔ اسکے بعد دوسری آواز مسموع ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کہ پہلی آواز کا متکلم شیطان تھا اور مین خضر ہون۔ اور حضرت خضر نے صحابہ کی تعزیت کی باین الفاظ کہ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّخَلَفًا مِّنْ کُلِّ ھَالِکٍ وَّدَرَکًا مِّنْ کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوْا وَاِیَّاہُ فَارْجُوْا فَاِنَّ الْمُصَابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ یعنی اللہ کے نزدیک دلاسا ہے ہر مصیبت کا اور بدل ہے ہر مرنیوالیکا اور بدلہ ہے ہر فوت ہونیوالیکا۔ بس خدا ہی پر بھروسہ کرو اور اسیکی طرف رجوع لاؤ۔ کہ واقعی مصیبت زدہ وہ ہے جو مصیبت کے اجر و ثواب سے محروم رہے۔ غسل کیوقت صحابہ مین اختلاف ہوا کہ بدن مبارک سے کپڑے اوتارین یا مع کپڑونکے غسل دین۔ پس حق تعالیٰ نے انپر نیند کو مسلط کیا کہ گویا سب سو گئے اور ایک کہنے والے کی آواز سُنی جو معلوم نہوا کہ کون تھا کہ غسل دو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑون ہی مین۔ یہ سنتے ہی سب بیدار ہوگئے اور ایسا ہی کیا۔ غسل کا اہتمام حضرت علی و عباس اور دو صاحبزادگان [عبا]س یعنی فضل و قثم نے کیا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو غلام شقران اور اسامہ بھی شریک تھے۔ [...] انصاری بھی اسجگہ حاضر ہو گئے۔ حضرت علی نے ہاتھ شکمِ مبارک پر پھیرا اگر کوئی چیز فضلہ وغیرہ [...]

اسوقت انہون نے کہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ لَقَدْ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا کہ اللہ کا درود و رحمت کاملہ ہو آپ پر کہ پاکیزہ رہے آپ حیات و موت ہر دو حال مین ۔ کفن دیا آپ کو تین سحولی سفید کپڑون مین ۔ اور سحول یمن کے ایک قصبہ کا نام ہے ۔ یہ کپڑے وہان کے بنے ہوئے تھے ۔ ان کپڑون مین کورتہ اور عمامہ نہ تھا بلکہ تینون چادرین تھین ۔ (یہ روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ کی اور شوافع کا عمل اسی پر ہے مگر ابن عباس سے منقول ہے کہ تین کپڑون مین آپ کو کفن دیا کہ انمین ایک وہ قمیص تھا جس مین قبض روح واقع ہوا ۔ حنفیہ کا عمل اسی پر ہے کیونکہ مردونکی روایت اس باب مین زیادہ مقبول ہے کہ وہ متولی و متکفل اور مشاہدہ کرنیوالے تھے) غرض چادرون مین کفنایا اور سیا نہین ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ سبنے تنہا تنہا گذاری ۔ قبر مبارک مین قطیفہ سُرخ یعنی مخطط چادر جسکو حال حیات مین آپ اوڑھا کرتے تھے بچھا دی گئی تھی کہ شقران نے اسکو قبر مین بچھایا ۔ آپکے لیے لحد کھودی گئی اور اسپر نو کچی اینٹین لگائی گئین ۔ صحابہ مین اختلاف ہوا کہ لحد کھودین یعنی بغلی قبر یا صندوقی ؟ صحابہ مین ایک شخص بغلی کھودا کرتے تھے اور دوسرے صندوقی ۔ پس سب کا اتفاق رائے اسپر ہوا کہ جو بھی دونون مین سے پہلے آجائے وہ اپنا کام کرے چنانچہ بغلی کھودنیوالے پہلے آئے اور بغلی قبر ہوئی ۔ اور یہ سب حضرت عائشہ رضؓ کے حجرہ مین واقع ہوا کہ اسی مین آپ مدفون ہوئے ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب بعد مین حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دفن ہوئے ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۝

تمت

مجالس جیلانی شرح فیوض یزدانی

حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی منبر بغداد پر وعظ فرماتے اور آپکے خلیفہ عفیف الدین بن مبارک تلمبند فرماتے جاتے تھے ۔ یہ ابر نیسان کے قطرات یعنی دُرّ و جواہرات بنام الفتح الربانی مصر مین طبع ہوئے اور کمیاب ہیگئے ۔ ۱۳۰۳ھ مین بندہ نے انکی چھاپے کی کمی سو عالیشان [illegible] نہایت سلیس ترجمہ کیا تھا مع اصل متن طبع کیا تھا جو فیوض یزدانی کے نام سے شائع ہوکر ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا ۔ فیوض کے دیباچہ مین بندہ نے عرض کیا تھا کہ حضرت امام ربانی کے کلمات طیبات کو ایسی شرح کیضرورت ہے جو عالی و دقیق مضمونکو عام فہم بناوے اور وہ جلد طبع ہوگی مگر دن بدن کاغذ و چھپائی کی گرانی سے اسکا سامان فراہم نہو سکا ۔ آخر جب عشاق آستانہ جیلانیہ کا اصرار زیادہ ہوا تو بنام خدا اسی ہر چیز کی چند گرانی کے زمانہ مین شرح کا چھاپنا شروع کردیا ۔ الحمد للہ کہ مجلد باسٹھ وعظ کے پورے چالیس وعظ کی عجیب و غریب شرح تیار ہوگئی جو حقیقۃً دل قرار پاکر [illegible] ناظرین ہے ۔ اس ترجمہ سے ناظرین نے جو لطف اٹھایا ہے اسکی کیفیت اس سے ظاہر ہے کہ آج دس برس سے کچھ بھی [illegible] ایک نسخہ کوئی [illegible]

[illegible] اکثر جگہ اسکا مطالعہ بالالتزام معمولات وظائف کا جزو بنا ہوا ہے ۔ یہ شرح چونکہ ترجمہ کی لذت کو دوبالا [illegible]

[illegible] اور خوبی یہ ہے کہ اصل عربی کا ترجمہ پر خط کھینچدیا ہے تاکہ خط کشیدہ عبارت پڑھو تو محبوب سبحانی کی زبان سے نکلے ہوئے [illegible]

[illegible] غیر خط کشیدہ عبارت بھی ملالو تو نہایت مسلسل اور دلچسپ عبارت ہے ۔ سینکڑون خطبہ اسکی [illegible]